Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وعلیٰ عبدہ المسیح المؤعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 52

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 50

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

21 شوال 1423 ہجری 16 فتح 1382 ہش 16 دسمبر 2003ء

اخبار احمدیہ

قادیان 12 دسمبر 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم ایّد امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

ساری عقدہ کشائیاں دُعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔

صرف ایک دعا کا آلہ ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے۔

............﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾............

"خداتعالیٰ نے یہ بات میرے دل میں ڈالی ہے اور میری فطرت میں رکھ دی ہے کہ جب کوئی دوست مجھ سے جدا ہونے لگتا ہے مجھے سخت قلق اور درد محسوس ہوتا ہے۔ مَیں خیال کرتا ہوں کہ خدا جانے زندگی کا بھروسہ نہیں، پھر ملاقات نصیب ہوگی یا نہیں۔ پھر میرے دل میں خیال آجاتا ہے کہ دوسروں کے بھی تو حقوق ہیں۔ بیوی ہے، بچے ہیں اور رشتہ دار ہیں مگر تاہم جو چند روز بھی ہمارے پاس رہے اس کے جدا ہونے سے ہماری طبیعت کو صدمہ ضرور ہوتا ہے۔ ہم بچے تھے، اب بڑھاپے تک پہنچ گئے ہیں۔ ہم نے تجربہ کرکے دیکھا ہے کہ انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں بجز اس کے کہ انسان خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرلے۔ ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے۔ صرف ایک دعا کا آلہ ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے۔ ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کرسکتے۔ ہمارے بس میں ایک ذرہ بھر بھی نہیں ہے مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کردے۔

انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر چاہئے کہ توکل کو کبھی بھی ہاتھ سے نہ دے۔ آنحضرت ﷺ کو بھی بدر کے موقع پر سخت اضطراب ہوا تھا۔ چنانچہ عرض کرتے تھے یَا رَبِّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا۔ مگر آپ کا اضطراب فقط بشری تقاضا سے تھا کیونکہ دوسری طرف توکل کو آپ نے ہرگز ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا۔ آسمان کی طرف نظر تھی اور یقین تھا کہ خداتعالیٰ مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ یاس کو قریب نہیں آنے دیا تھا۔ ایسے اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے مگر انسان کو چاہئے کہ یاس کو پاس نہ آنے دے کیونکہ یاس تو کفار کی صفت ہے۔ انسان کو طرح طرح کے خیالات اضطراب کا وسوسہ ڈالتے ہیں مگر ایمان ان وساوس کو دُور کردیتا ہے۔ بشریت اضطراب خریدتی ہے اور ایمان اس کو رفع کرتا ہے۔

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

اب اللہ کے فضل سے نظام جماعت بہت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے

امراء ہوں، صدر صاحبان ہوں ہر وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ خلیفۂ وقت کے نمائندے کے طور پر جماعتوں میں متعین کئے گئے ہیں اور اس لحاظ سے ان کو ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے

نظام جماعت کا استحکام اور حفاظت سب سے مقدم رہنا چاہئے۔ اور اس کیلئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے

افرادِ جماعت کا کام صرف اطاعت، اطاعت اور اطاعت ہے اور ساتھ دُعا کرنا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۵/ دسمبر ۲۰۰۳ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے درج ذیل آیت کی تلاوت کی فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمْ وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ٥ (آل عمران ۱۶۰)

پھر فرمایا جماعت احمدیہ کا نظام ایک ایسا نظام ہے جو بچپن سے لیکر مرنے تک ہر احمدی کو ایک پیار محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے۔ بچہ جب سات سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اسے ایک نظام کے ساتھ وابستہ کردیا جاتا ہے اور وہ مجلس اطفال الاحمدیہ کا ممبر بن جاتا ہے۔ ایک بچی جب سات سال کی عمر کو پہنچتی ہے تو وہ ناصرات الاحمدیہ کی رکن بن جاتی ہے جہاں انہیں ایک تنظیم اور نظام کے تحت کام کرنے کی تربیت دی جاتی ہے پھر انہی میں سے ان کے سائق بنا کر اپنے

باقی صفحہ (8) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

نفرت کی آندھی ——— خدا کیلئے اسے روکو!

(قسط-II)

گزشتہ گفتگو میں ہم نے عرض کیا تھا کہ ۱۱ ستمبر کے واقعات کے بعد یورپ میں بڑی شدت سے اسلام مخالف لہر چلی ہے چنانچہ اکثر پادری اور عیسائی سکالرز نے اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اسلام کے خلاف ہر نا جائز حملوں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔اس کے دیکھا دیکھی ہمارے ملک میں بھی بعض غیر مسلم متعصبین نے ان کی پیروی میں اپنی زنگ لگی قلموں اور ماؤف دماغوں کے ذریعے سے تجربات کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

ان کا بڑا نشانہ یا سوچے سمجھے اسلام کی جہاد کی تعلیم ہے بقول ان کے قرآن مجید غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دیتا ہے اور اگر وہ اس کی دعوت قبول نہ کریں تو انہیں قتل کر دینے پر اکساتا ہے اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس امر پر نعوذ باللہ گواہ ہے۔حقیقت یہ ہے کہ یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ دنیا میں اس کی نظیر نہیں ملتی اور یہ ایسا ظلم ہے کہ سابقہ مذہبی تاریخ میں اسکی مثال نہیں ہے۔

اسلامی تاریخ کا ایک عام طالب علم بھی جانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دنیا کو شرک کے خلاف ایک خدا کی طرف بلایا تھا اور آپ کے پہلے مخاطب آپ کی اپنی بستی مکہ کے لوگ تھے۔جنہوں نے آپ کی اس آواز کو بزور شدت کے ساتھ اور پوری قوت کے ساتھ دبانے کی کوشش کی۔آپ کو گالیاں نکالیں بُرا بھلا کہا۔چند غریب لوگ جو آپ پر ایمان لائے تھے نہ صرف یہ کہ ان کا بائیکاٹ کر دیا بلکہ شعب ابی طالب میں بھوکے پیاسے اڑھائی سال تک قید رکھا۔جس قید میں آپ کے چچا اور آپ کی چہیتی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں۔آپ کے قتل کے منصوبے بنائے گئے۔طائف کی گلیوں میں آپ کا جسم لہولہان کر دیا گیا لیکن آپ اپنے مولیٰ کے آگے بس یہی دُعا کرتے رہے کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔آپ کے صحابہ کو مکہ کی ایسی سخت گرمی میں کہ انسان تو انسان جس میں پتھر جھلس جاتے ہیں، تپتی ریت پر گھسیٹا گیا مسلمان عورتوں کی بے حُرمتی کی گئی۔بچوں کو اور ضعیفوں کو بلا کسی جُرم کے قتل کر دیا گیا۔جن کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے الٰہی پیغام پر ایمان لے آئے تھے۔جب مکہ والوں نے آپ کی اور آپ کے صحابہ کی زندگی اجیرن کر دی تو آپ نے بعض غریب مسلمانوں کو ایبے سینیا کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم دے دیا تو یہ لوگ بھی ایبے سینیا کے عیسائی بادشاہ کے پاس جا پہنچے اور اسے کہا کہ یہ ہمارے دشمن ہیں انہیں ہمارے حوالے کر دو۔

ان نہایت کسمپرسی اور مظلومی کے ایام کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک عربی قصیدہ میں جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں الٰہی تائید و نصرت سے لکھا ہے یوں بیان فرمایا ہے:

قدها ضهم ظلم الاناس و ضيمهم	فتثبتوا بعناية المنان
بے شک لوگوں کے ظلم و ستم نے انہیں چور چور کر دیا	خدائے محسن کی عنایت سے وہ ثابت قدم رہے
نهب اللئامُ نشوبهم و عقارهم	فتهلّلوا بجواهر الفُرقان
رذیل لوگوں نے ان کے مال اور جائیداد کو لوٹ لیا	مگر اس کے عوض قرآن کے موتی پا کر ان کے چہرے چمک اٹھے
فدم الرجال لصدقهم فی حُبهم	تحت السيوف اريق كا لقربان
سو ان جواں مردوں کا خون اپنی محبت میں ثابت	قدمی کی وجہ سے تلواروں کے نیچے قربانیوں کی طرح بہایا گیا
جاء وک منهو بين كالعريان	فسترتهم بملاحف الايمان
وہ تیرے پاس لٹے پٹے برہنہ شخص کی مانند آئے	تو تو نے انہیں ایمان کی چادریں اوڑھا دیں

ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم دے دیا۔آپ اور آپ کے صحابہ اپنا وطن گھر اور مال و اسباب چھوڑ کر نہایت کسمپرسی کی حالت میں مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے جو مکہ سے اڑھائی صد میل کے فاصلہ پر ہے لیکن کفار مکہ نے مدینہ تک آپ کا پیچھا کیا۔اس دوران آپ کو ایک تنگ و تاریک غار میں چھپنا پڑا جو نہ صرف گندگی سے بھری ہوئی تھی بلکہ سانپوں اور بچھوؤں کا مسکن تھی۔آپ کے جاں نثار ساتھی حضرت ابوبکرؓ کو اس غار میں سانپ نے ڈس لیا۔تیسرے دن غار سے نکل کر آپ اڑھائی سو میل کا فاصلہ طے کر کے مدینہ پہنچے۔مدینہ میں دشمن نے آپ پر یکے بعد دیگرے جنگوں کی یلغار کر دی اور اُدھر مسلمانوں کا حال یہ تھا کہ نہ تو تن پر پورے کپڑے اور نہ پیر میں جوتی اور نہ سامان جنگ صرف اور صرف اللہ کے سہارے پر اس خاطر لڑے کہ اگر نہ لڑیں تو تب بھی مارے جائیں گے۔چھ سالہ صبر آزما دور تک جنگوں کا سلسلہ جاری رہا اور مسلمان ان جنگوں سے تنگ آ گئے لیکن انہوں نے اس مشن کو ہاتھ سے نہ چھوڑا جس کی خاطر وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔مسلمانوں کی ایسی کسمپرسی اور بے چارگی کی جنگوں کی اگر کوئی اس بات سے تعبیر کرے کہ نعوذ باللہ اسلام اپنے پیروں کو دین کے پھیلانے کیلئے جنگ کرنے کا حکم دیتا ہے تو ایسے شخص کی عقل پر رونا آتا ہے۔بالآخر چھ سال کے بعد اہل مکہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین ایک معاہدہ ہوا اور اس معاہدہ میں قیام امن کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ایسی شرائط کو بھی قبول کر لیا جس کو بعض جوشیلے مسلمان پسند نہیں کرتے تھے اور ان شرائط کو بظاہر اپنی شکست سمجھتے تھے۔لیکن آنے والے وقت نے بتا دیا کہ بظاہر جھک کر قبول کی جانے والی شرائط سے ہی مسلمانوں کی روحانی فتح کی صبح طلوع ہوئی تھی۔ان شرائط کے مطابق مسلمانوں کو اس سال عمرہ کیلئے مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا گیا۔اور آئندہ سال اس شرط پر آنے کیلئے کہا گیا کہ حفاظت کیلئے کوئی ہتھیار ساتھ نہیں ہوگا سوائے تلوار کے کہ وہ بھی میان میں ہوگی۔اور ایک شرط جو نہایت تکلیف دہ تھی وہ یہ کہ اگر کوئی مکہ کا شخص مسلمان ہو کر مدینہ جائے گا تو اس کو واپس کر دیا جائے گا اور اگر کوئی شخص مدینہ چھوڑ کر مکہ چلا جائے گا تو اُسے واپس نہیں لوٹایا جائے گا۔چنانچہ اس معاہدہ کے لکھے جانے کے بعد ابو جندل مسلمان ہونے کے بعد نہایت مظلومیت کی حالت میں مکہ سے بھاگ کر مدینہ صلح حدیبیہ کے مقام پر پہنچا تاریخ بتاتی ہے کہ اس کے پاؤں اور ہاتھوں میں کفار مکہ کی بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔معاہدہ کی مذکورہ شرط کے لکھے جانے کے بعد باوجود صحابہ کے بے چین ہونے اور تڑپنے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ممکن نہیں ہو سکا کہ وہ آپ کو چھڑا سکتے آپ نے پہلے تو کفار کی طرف سے معاہدہ کرنے والے سہیل بن عمر کو سمجھایا کہ ابھی تو معاہدہ مکمل نہیں ہوا ابو جندل کو چھوڑ دو لیکن وہ ہرگز نہ مانا ادھر صحابہ بھی بے چین تھے ادھر معاہدہ کی شرائط کو ٹوٹتے دیکھ کر بیڑیوں آہوں اور آنسوؤں میں لپٹے ہوئے ابو جندل کو آپ نے فرمایا۔"اے ابو جندل صبر سے کام لے اور خدا کی طرف نظر رکھ خدا تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے دوسرے کمزور مسلمانوں کیلئے ضرور خود کوئی رستہ نکال دے گا لیکن ہم اس وقت مجبور ہیں کیونکہ اہل مکہ کے ساتھ معاہدہ کی بات ہو چکی ہے۔"(ابن ہشام حالات صلح حدیبیہ)

بالآخر دو سال تک یہ معاہدہ امن چلا لیکن پھر کفار مکہ نے خود ہی اس معاہدہ کو توڑ دیا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان حلیفوں کی مدد کی خاطر جن پر اہل مکہ نے ظلم کیا تھا عدل و انصاف کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مکہ کی طرف کوچ کیا۔صرف اس دو سال کے عرصہ میں جبکہ مسلمانوں کو آزادی سے اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت ملی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار کا لشکر تھا جسے دیکھ کر اہل مکہ مرعوب ہو گئے اور سب نے ہتھیار ڈال دیئے یہ وہ دن تھا جس دن کمزور و ضعیف مسلمان سمجھتے تھے کہ آج ہم خود پر ڈھائے گئے مظالم کے گن گن کر بدلے لیں گے۔اور آج مکہ کی گلیوں میں خون کی ندیاں بہیں گی۔اور بیس سالہ تشدد کی چنگاریاں آج خون انتقام سے ٹھنڈی کی جائیں گی۔لیکن قربان جائیں سردار دو جہان پر جو واقعی سردار دو جہان تھے جو قرآن مجید کے فرمان کے مطابق حقیقتاً رحمۃ للعالمین تھے۔آپ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ تلواریں میان میں کر لیں آج کوئی انتقام نہیں لیا جائے گا چنانچہ ڈرے اور سہمے ہوئے تمام کفار مکہ کو آپ نے نہ صرف یہ کہ معاف فرما دیا بلکہ ان کو اپنے مذہب پر رہنے کی اجازت بھی مرحمت فرما دی اکثر لوگ جو ڈر کر بھاگ گئے تھے جب ان کو پتہ چلا کہ مکہ کے کفار مسلمانوں کے غلبہ کے باوجود اپنے مذہب پر آرام سے قائم ہیں اور کسی کا مذہب زبردستی تبدیل کرنے کا کوئی حکم نہیں ہے تو وہ سب دوبارہ مکہ آ گئے۔اور ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے صحابہ کے اس عظیم احسان کو دیکھ کر کفار مکہ کی ایک بھاری اکثریت آپ پر ایمان لے آئی اور انہوں نے اس دن اقرار کیا کہ ہمارے بُت ہمارے کچھ کام نہ آئے ہم خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں۔اس پر وہ خود مکہ کے اس بُت خانہ کی طرف بڑھے اور تمام بتوں کو وہاں سے ہٹا دیا۔

بعض متعصب غیر مسلم سکالر کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے بُت خانہ کے بتوں کو اپنے ہاتھوں سے توڑا ہرگز ایسا نہیں ہے وہ بُت تو مکہ کے ان کافروں نے خود توڑ ڈالے جو ان بتوں سے بیزار ہو کر خدائے واحد لاشریک پر ایمان لے آئے تھے اور سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ جبکہ وہاں کی سو فیصد آبادی مسلمان ہو گئی تھی تو پھر اس کے بعد اس بُت خانے کا وہاں پر مطلب کیا تھا؟

پس قرآن مجید کی جنگوں کے متعلق تعلیمات تو اس پس منظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔قرآن مجید میں جہاں جہاں کفار کے خلاف جنگ کرنے کی تعلیم دی گئی ہے تو اس سے مراد ایک تو وہی کفار مکہ ہیں جنہوں نے تشدد و ظلم سے مسلمانوں کو ان کے دین سے ہٹانے کی کوشش کی تھی اور پھر چونکہ قرآن مجید قیامت تک کیلئے خدائی صحیفہ ہے اس لئے آئندہ بھی اس سے وہ کفار مراد ہیں جو مسلمانوں کو ان کے مذہبی حقوق کی ادائیگی سے روکیں ورنہ ہرگز مسلمانوں کو جنگ میں پہل کرنے اور بلاوجہ دوسرے مذاہب پر حملہ کرنے کی تعلیم نہیں ہے۔

اسلام تو وہ پہلا مذہب ہے جو انسانوں کو انسانوں کے ساتھ جوڑنے کیلئے آیا ہے ورنہ اسلام سے پہلے دیگر مذاہب کی تعلیمات انسانوں کو ذاتوں، طبقوں اور گروہوں میں تقسیم کرتی نظر آتی ہیں۔فرمان الٰہی ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

کہ اے لوگو! ہم نے تم کو ذاتوں و قبائل میں صرف اس لئے تقسیم کیا ہے تا کہ تم ایک دوسرے کی شناخت کر سکو ورنہ یہ چیز کوئی وجہ فضیلت نہیں ہے تم میں سے سب سے افضل وہ ہے جو خدا کے نزدیک زیادہ متقی ہے۔

اسلام کی اس تعلیم پر انشاء اللہ تفصیل سے ہم آئندہ اشاعت میں روشنی ڈالیں گے۔(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

تمھیں خوشخبری ہو کہ اب تم ہمیشہ معروف فیصلوں کے نیچے ہو۔

دسویں شرط بیعت میں 'طاعت درمعروف' کی وضاحت اور اطاعت کرنے والوں کے لئے خوشخبریاں

(حضرت مسیح موعود کی بیعت کے بعد پیدا ہونے والی روحانی تبدیلیوں کے ایمان افروز واقعات کابیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۲۶ ستمبر ۲۰۰۳ء بمطابق ۲۶ تبوک ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العلمين – الرحمٰن الرحيم – ملک يوم الدين – إياک نعبد و إياک نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَکَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِکْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَکَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۔اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الممتحنہ: ۱۳)

گزشتہ خطبہ میں شرائط بیعت کی دسویں اور آخری شرط کے بارہ میں بیان کیا تھا لیکن طاعت درمعروف کے بارہ میں مزید کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں عورتوں سے اس بات پر عہد بیعت لینے کی تاکید ہے کہ شرک نہیں کریں گی ، چوری نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی ، اولاد کو قتل نہیں کریں گی ، اولاد کی تربیت کا خیال رکھیں گی، جھوٹا الزام کسی پر نہیں لگائیں گی اور معروف امور میں نافرمانی نہیں کریں گی۔تو یہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا نبی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوتا ہے کیا وہ بھی ایسے احکامات دے سکتا ہے جو غیر معروف ہوں۔اور اگر نبی کرسکتا ہے تو ظاہر ہے پھر خلفاء کے لئے بھی یہی ہوگا کہ وہ بھی ایسے احکامات دے سکتے ہیں جو غیر معروف ہوں۔اس بارہ میں واضح ہو کہ نبی کبھی ایسے احکامات دے ہی نہیں سکتا۔ نبی جو کہے گا معروف ہی کہے گا۔اس کے علاوہ سوال ہی نہیں کہ کچھ کہے۔اس لئے قرآن شریف میں کئی مقامات پر یہ حکم ہے کہ اللہ اور رسول کے حکموں کی اطاعت کرنی ہے، انہیں بجالانا ہے۔کہیں نہیں لکھا کہ جو معروف حکم ہوں اس کی اطاعت کرنی ہے۔تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دو مختلف حکم کیوں ہیں۔ یہ اصل میں دو مختلف حکم نہیں ہیں، سمجھنے میں غلطی ہے۔جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ نبی کا جو بھی حکم ہوگا معروف ہی ہوگا۔اور نبی کبھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے خلاف، شریعت کے احکامات کے خلاف کر ہی نہیں سکتا۔ وہ تو اسی کام پر مامور کیا گیا ہے۔تو جس کام کے لئے مامور کیا گیا ہے، اس کے خلاف کیسے چل سکتا ہے۔ یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ تم نے نبی کو مان کر، مامور کو مان کر، اس کی جماعت میں شامل ہو کر اپنے آپ کو محفوظ کر لیا ہے، تم محفوظ ہو گئے ہو۔کہ تمہارے لئے اب کوئی غیر معروف حکم ہے ہی نہیں۔جو بھی حکم ہے اللہ تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ایک اور غلطی ہے وہ طاعت درمعروف کے سمجھنے میں ہے کہ جن کاموں کو ہم معروف نہیں سمجھتے اس میں طاعت نہ کریں گے۔ یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی آیا ہے ﴿وَلَا يَعْصِيْنَکَ فِيْ مَعْرُوْفٍ﴾ (الممتحنۃ:۱۳) اب کیا ایسے لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنالی ہے۔اسی طرح حضرت صاحب نے بھی شرائط بیعت میں طاعت درمعروف لکھا ہے۔اس میں ایک سِرّ ہے۔ میں تم میں سے کسی پر ہرگز بدظن نہیں۔ میں نے اس لئے ان باتوں کو کھولا تا تم میں سے کسی کو اندر ہی اندر دھوکہ نہ لگ جائے"۔

(خطبہ عید الفطر فرمودہ ۱۵ / اکتوبر ۱۹۰۹ء۔ خطبات نور صفحہ ۴۲۰۔۴۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ﴿يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ نبی ان باتوں کے لئے حکم دیتا ہے جو خلاف عقل نہیں ہیں اور ان باتوں سے منع کرتا ہے جن سے عقل بھی منع کرتی ہے۔اور پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک کو حرام ٹھہراتا ہے۔اور قوموں کے سر پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جس کے نیچے وہ دبی ہوئی تھیں۔اور ان گردنوں کے طوقوں سے وہ رہائی بخشتا ہے جن کی وجہ سے گردنیں سیدھی نہیں ہوسکتی تھیں۔پس جو لوگ اس پر ایمان لائیں گے اور اپنی شمولیت کے ساتھ اس کو قوت دیں گے اور اس کی مدد کریں گے اور اس نور کی پیروی کریں گے جو اس کے ساتھ اتارا گیا وہ دنیا اور آخرت کی مشکلات سے نجات پائیں گے۔

(براھین احمدیہ حصہ پنجم۔روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۴۲۰)

تو جب نبی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرتا ہے، وہی احکامات دیتا ہے جن کو عقل تسلیم کرتی ہے۔ بری باتوں سے روکتا ہے، نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور ان سے پرے ہٹ ہی نہیں سکتا۔تو خلیفہ بھی جو نبی کے بعد اس کے مشن کو چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنین کی ایک جماعت کے ذریعہ مقرر کردہ ہوتا ہے وہ بھی اس تعلیم کے انہی احکامات کو آگے چلاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے نبی کے ذریعہ ہم تک پہنچائے ۔ اور اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت کرکے ہمیں بتائے تو اب اسی نظام خلافت کے مطابق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت میں قائم ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک قائم رہے گا ان میں شریعت اور عقل کے مطابق ہی فیصلے ہوتے ہیں۔ اور انشاء اللہ ہوتے رہیں گے اور یہی معروف فیصلے ہیں۔اگر کسی وقت خلیفہ وقت کی غلطی سے یا غلط فہمی کی وجہ سے کوئی ایسا فیصلہ ہو جاتا ہے جس سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہو تو اللہ تعالیٰ خود ایسے سامان پیدا فرما دیتا ہے کہ اس کے بد نتائج کبھی بھی نہیں نکلتے اور نہ انشاء اللہ نکلیں گے۔

اس بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"یہ تو ہوسکتا ہے کہ ذاتی معاملات میں خلیفۂ وقت سے کوئی غلطی ہو جائے۔لیکن ان معاملات میں جن پر جماعت کی روحانی اور جسمانی ترقی کا انحصار ہو اگر اس سے کوئی غلطی سرزد بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کی حفاظت فرماتا ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں اسے اس غلطی پر مطلع کر دیتا ہے۔صوفیاء کی اصطلاح میں اسے عصمت صغریٰ کہا جاتا ہے۔گویا انبیاء کو تو عصمت کبریٰ حاصل ہوتی ہے لیکن خلفاء کو عصمت صغریٰ حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے کوئی ایسی اہم غلطی نہیں ہونے دیتا جو جماعت کے لئے تباہی کا موجب ہو۔ان کے فیصلوں میں جزئی اور معمولی غلطیاں ہوسکتی ہیں۔مگر انجام کار نتیجہ یہی ہوگا کہ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اور اس کے مخالفوں کو شکست ہوگی۔گویا بوجہ اس کے کہ ان کو عصمت صغریٰ حاصل ہوگی خدا تعالیٰ کی پالیسی بھی وہی ہوگی جو ان کی ہوگی۔بے شک بولنے والے وہ ہوں گے، زبانیں انہی کی حرکت کریں گی، ہاتھ انہی کے چلیں گے، دماغ انہی کا کام کرے گا مگر ان سب کے پیچھے خدا تعالیٰ کا اپنا ہاتھ ہوگا۔ان سے جزئیات میں معمولی غلطیاں ہوسکتی ہیں۔بعض دفعہ ان کے مشیر بھی ان کو غلط مشورہ دے سکتے ہیں لیکن ان درمیانی روکوں سے گزر کر کامیابی انہی کو حاصل ہوگی۔اور جب تمام کڑیاں مل کر زنجیر بنے گی تو وہ صحیح ہوگی اور ایسی مضبوط ہوگی کہ کوئی طاقت اسے توڑ نہیں سکے گی۔ (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۳۷۶۔۳۷۷)

پھر قرآن شریف میں آتا ہے ﴿وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ. قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ. اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (سورۃ النور:)۔اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔تُو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ دستور کے مطابق (معروف طریق کے مطابق) اطاعت (کرو)۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

تو اس آیت سے پہلی آیتوں میں بھی اطاعت کا مضمون ہی چل رہا ہے اور مومن ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی اور مانا۔ اور اس تقویٰ کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب ٹھہرتے ہیں اور بامراد ہو جاتے ہیں۔ تو اس آیت میں بھی یہ بتایا ہے کہ مومنوں کی طرح 'سنو اور اطاعت کرو' کا نمونہ دکھاؤ، قسمیں نہ کھاؤ کہ ہم یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ دعوے تو منافق بھی بہت کرتے ہیں۔ اور اصل چیز تو یہ ہے کہ عملاً اطاعت کی جائے اور منافقوں کی طرح بڑھ بڑھ کر باتیں نہ کی جائیں۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے لئے فرما رہا ہے کہ جو معروف طریقہ ہے اطاعت کا، جو دستور کے مطابق اطاعت ہے، وہ اطاعت کرو۔ نبی نے تمہیں کوئی خلاف شریعت اور خلاف عقل حکم تو نہیں دینا جس کے بارہ میں تم سوال کر رہے ہو۔ اس کی مثال میں دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میری بیعت میں شامل ہوئے ہو اور مجھے مانا ہے تو پنج وقتہ نماز کے عادی بن جاؤ، جھوٹ چھوڑ دو، کبر چھوڑ دو، لوگوں کے حق مارنا چھوڑ دو، آپس میں پیار و محبت سے رہو، تو یہ سب طاعت در معروف میں ہی آتا ہے۔ یہ کام کوئی کرے نہ اور کہتے پھرو کہ ہم قسم کھاتے ہیں کہ آپ جو حکم ہمیں دیں گے ہم اس کو بجا لائیں گے اور اسے تسلیم کریں گے۔ اسی طرح خلفاء کی طرف سے مختلف وقتوں میں مختلف تحریکات بھی ہوتی رہتی ہیں۔ روحانی ترقی کے لئے بھی جیسا کہ مساجد کو آباد کرنے کے بارہ میں ہے، نمازوں کے قیام کے بارہ میں ہے، اولاد کی تربیت کے بارہ میں ہے، اپنے اندر اخلاقی قدریں بلند کرنے کے بارہ میں، وسعت حوصلہ پیدا کرنے کے بارہ میں، دعوت الی اللہ کے بارہ میں، یا متفرق مالی تحریکات ہیں۔ تو یہی باتیں ہیں جن کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ دوسرے لفظوں میں طاعت در معروف کے زمرے میں یہی باتیں آتی ہیں۔ تو نبی نے یا کسی خلیفہ نے تمہارے سے خلاف احکام الٰہی اور خلاف عقل تو کام نہیں کروانے۔ یہ تو نہیں کہنا کہ تم آگ میں کود جاؤ اور سمندر میں چھلانگ لگا دو۔ گزشتہ خطبہ میں ایک حدیث میں میں نے بیان کیا تھا کہ امیر نے کہا کہ آگ میں کود جاؤ۔ تو اس کی اور روایت ملی ہے جس میں مزید وضاحت ہوتی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عَلْقَمَہ بِن مُجَزِّز کو ایک غزوہ کے لئے روانہ کیا جب وہ اپنے غزوہ کی مقررہ جگہ کے قریب پہنچے یا ابھی وہ رستہ ہی میں تھے کہ ان سے فوج کے ایک دستہ نے اجازت طلب کی۔ چنانچہ انہوں نے ان کو اجازت دے دی اور ان پر عبداللہ بن حذافہ بن قیس السہمی کو امیر مقرر کر دیا۔ کہتے ہیں میں بھی اس کے ساتھ غزوہ پر جانے والوں میں سے تھا۔ پس جب کہ ابھی وہ رستہ میں ہی تھے تو ان لوگوں نے آگ سینکنے یا کھانا پکانے کے لئے آگ جلائی تو عبداللہ نے (جو امیر مقرر ہوئے تھے اور جن کی طبیعت مزاحیہ تھی) کہا کیا تم پر میری بات سن کر اس کی اطاعت فرض نہیں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں؟ اس پر عبداللہ بن حذافہؓ نے کہا کیا میں تم کو جو بھی حکم دوں گا تم اس کو بجا لاؤ گے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں ہم بجا لائیں گے۔

اس پر عبداللہ بن حذافہؓ نے کہا میں تمہیں تاکیداً کہتا ہوں کہ تم اس آگ میں کود پڑو۔ اس پر کچھ لوگ کھڑے ہو کر آگ میں کودنے کی تیاری کرنے لگے۔ پھر جب عبداللہ بن حذافہؓ نے دیکھا کہ یہ تو سچ مچ آگ میں کودنے لگے ہیں تو عبداللہ بن حذافہؓ نے کہا اپنے آپ کو (آگ میں ڈالنے سے) روکو۔ (خود ہی یہ کہہ بھی دیا جب دیکھا کہ لوگ سنجیدہ ہو رہے ہیں)۔ کہتے ہیں پھر جب ہم اس غزوہ سے واپس آ گئے تو صحابہؓ نے اس واقعہ کا ذکر نبی ﷺ سے کر دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "امراء میں سے جو شخص تم کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کا حکم دے اس کی اطاعت نہ کرو۔

(سنن ابن ماجه کتاب الجهاد باب لاطاعة فی معصية الله)

تو واضح ہو کہ نبی یا خلیفہ وقت کبھی بھی مذاق میں بھی یہ بات نہیں کر سکتا۔ تو اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم کسی واضح حکم کی خلاف ورزی تم امیر کی طرف سے دیکھو تو پھر اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔ اور اب اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت راشدہ کا قیام ہو چکا ہے اور خلیفۂ وقت تک پہنچو۔ جس کا فیصلہ ہمیشہ معروف فیصلہ ہی ہوگا انشاء اللہ۔ اور اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کے مطابق ہی ہوگا۔ تو جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ تمہیں خوشخبری ہو کہ اب تم ہمیشہ معروف فیصلوں کے پیچھے ہی ہو۔ کوئی ایسا فیصلہ انشاء اللہ تمہارے لئے نہیں ہے جو غیر معروف ہو۔

اس کے بعد اب میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر، آپ کی بیعت کر کے، آپ سے ان دس شرائط پر عہد بیعت باندھ کر ان شرائط پر عمل بھی کیا گیا، اطاعت کا نمونہ بھی دکھایا گیا یا صرف زبانی جمع خرچ ہی رہا کہ ان شرائط پر آپ سے بیعت کرتے ہیں۔ اس کے لئے میں نے چند نمونے لئے ہیں جن سے پتہ چلے کہ بیعت کرنے والوں نے اپنے اندر کیا روحانی تبدیلیاں کیں اور کیا روحانی انقلابات آئے۔ اور یہ تبدیلیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی اور اس زمانہ میں بھی ہمیں نظر آتی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"میں حلفاً کہتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لاتے ہیں اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں"۔ (سیرت المہدی جلد اول۔ صفحہ ۱۴۲)

تو ایک شرط یہ تھی کہ شرک سے اجتناب کریں گے۔ صرف ہمارے مرد ہی نہیں بلکہ خواتین بھی ایسے اعلیٰ معیار قائم کر گئی ہیں اور ایسے اعلیٰ نمونے دکھائے ہیں کہ ان کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ کیا انقلاب آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے دل نکلتی ہے۔

ایک واقعہ ہے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ کا نمونہ کہ آپ کو کس طرح شرک سے نفرت تھی۔ کہتے ہیں کہ آپ کے بچے اکثر وفات پا جاتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کا ایک بچہ بیمار ہوا۔ بچے کا علاج کیا گیا۔ ایک آدمی تعویذ دے گیا۔ اور ایک عورت نے یہ تعویذ بچے کے گلے میں ڈالنا چاہا۔ لیکن بچے کی والدہ نے تعویذ چھین کر چولہے کی آگ میں پھینک دیا اور کہا کہ میرا بھروسہ اپنے خالق و مالک پر ہے۔ میں ان تعویذوں کو کوئی وقعت نہیں دوں گی۔ بچہ دو ماہ کا ہوا تو وہی جے دیوی ملنے کے لئے آئی اور بچے کو پیار کیا اور آپ سے کچھ پارچات اور کچھ رسد اس رنگ میں طلب کی جس سے مترشح ہوتا تھا کہ گویا یہ چیزیں ظفر پر سے بلا ٹالنے کے لئے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ تم ایک مسکین بیوہ عورت ہو۔ اگر تم صدقہ یا خیرات کے طور پر کچھ طلب کرو تو میں خوشی سے اپنی توفیق کے مطابق تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن میں چڑیلوں اور ڈائنوں کی ماننے والی نہیں۔ میں صرف اللہ تعالیٰ کو موت اور حیات کا مالک مانتی ہوں اور کسی اور کا ان معاملات میں کوئی اختیار تسلیم نہیں کرتی۔ ایسی باتوں کو میں شرک سمجھتی ہوں اور ان سے نفرت کرتی ہوں اس لئے اس بنا پر میں تمہیں کچھ دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ جے دیوی نے جواب میں کہا کہ اچھا تم سوچ لو اگر بچے کی زندگی چاہتی ہو تو میرا سوال تمہیں پورا ہی کرنا پڑے گا۔

چند دن بعد آپ ظفر کو غسل دے رہی تھیں کہ پھر جے دیوی آ گئی اور بچے کی طرف اشارہ کر کے دریافت کیا: اچھا یہی سا ہی راجہ ہے؟ آپ نے جواب دیا "ہاں یہی ہے"۔ جے دیوی نے پھر وہی اشیاء طلب کیں۔ آپ نے پھر وہی جواب دیا جو پہلے موقع پر دیا تھا۔ اس پر جے دیوی نے کچھ برہم ہو کر کہا "اچھا اگر بچے کو زندہ لے کر گھر لوٹیں تو سمجھ لینا کہ میں جھوٹ کہتی تھی"۔ آپ نے جواب دیا "جیسے خدا کی مرضی ہوگی وہی ہوگا"۔ ابھی جے دیوی مکان کی ڈیوڑھی تک بھی نہ پہنچی ہوگی کہ غسل کے درمیان ہی ظفر کو خون کی قے ہوئی اور خون ہی کی اجابت ہو گئی۔ چند منٹوں میں بچے کی حالت دگرگوں ہو گئی۔ اور چند گھنٹوں کے بعد وہ فوت ہو گیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی یا اللہ! تُو نے ہی دیا تھا اور تُو نے ہی لے لیا۔ میں تیری رضا پر شاکر ہوں۔ اب تُو ہی مجھے صبر عطا کی جیو۔ اس کے بعد خالی گود ڈسکہ واپس آ گئیں۔

(اصحاب احمد جلد ۱۱ صفحہ ۱۵،۱۶)

دیکھیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بھی کتنے انعامات سے نوازا۔ اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ جیسا بیٹا انہیں دیا جس نے بڑی لمبی عمر بھی پائی اور دنیا میں ایک نام بھی پیدا کیا۔

پھر بیعت کرنے کے بعد نفسانی جوشوں سے کس طرح محفوظ ہو رہے ہیں۔ اب اُس زمانے کی نہیں میں اس زمانے کی مثال دیتا ہوں اور وہ بھی افریقہ کے لوگوں کی۔ افریقہ کے جو Pagan لوگ ہیں ان کے اندر بہت سی گندی رسمیں اور عادتیں پائی جاتی ہیں مگر احمدیت میں داخل ہوتے ہی وہ ان رسموں پر اس طرح لکیر پھیر دیتے ہیں اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر لیتے ہیں جیسے یہ برائیاں اُن میں تھیں ہی نہیں۔ ایسی رپورٹیں بھی آئیں کہ شراب کے رسیا ایک دم شراب سے نفرت کرنے لگ گئے اور اس کا دوسروں پر بھی بہت گہرا اثر ہوا۔ اور جب وہ اس بات کا تذکرہ کرتے ہیں تو مولوی کہتے ہیں کہ احمدیت نے ان پر جادو کر دیا ہے اور اس وجہ سے انہوں نے شراب چھوڑ دی ہے۔

پھر ایک واقعہ مجھے یاد آیا۔ ایک مربی صاحب نے مجھے بتایا۔ گھانا میں ہی ایک شخص احمدی ہوا

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

جس میں تمام قسم کی برائیاں پائی جاتی تھیں۔ شراب کی بھی، زنا کی بھی، ہر قسم کی۔ وہاں رواج یہ ہے کہ گھروں میں لوگ غربت کی وجہ سے یا رہائش کی کمی کی وجہ سے بڑے بڑے مکان ہوتے ہیں اس میں ایک کمرہ کرائے پر لے لیتے ہیں۔ اسی طرح رہنے کا رواج ہے۔ تو یہ شخص اسی طرح کے ماحول میں رہتا تھا۔ عورتوں سے دوستی تھی لیکن جب احمدیت قبول کی تو سب کو کہہ دیا کہ کسی غلط کام کے لئے کوئی میرے پاس نہ آئے۔ لیکن ایک عورت اس کا پیچھا چھوڑنے والی نہیں تھی۔ اس نے اس پر یہ طریقہ اختیار کیا کہ جب وہ اسے دور سے دیکھتا تھا تو کنڈی لگا کر فوراً نفل پڑھنا شروع کر دیتا یا قرآن شریف کی تلاوت کرنی شروع کر دیتا تھا، اس طرح اس نے اپنے آپ کو محفوظ کیا۔ تو یہ انقلابات ہیں جو احمدیت لے کر آئی ہے۔

پھر ہمارے ایک مبلغ ہیں مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر، وہ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار جماعت احمدیہ غانا کے افراد کے ساتھ ایک عید کی نماز کے بعد پیراماؤنٹ چیف سے ملنے گیا۔ وہ اپنے سب سرکردہ افراد کے ساتھ ہمارے انتظار میں تھے۔ جب ہم اندر داخل ہوئے تو احمدی دوستوں نے چیفوں اور ان کے ساتھیوں کے سامنے بڑے جوش سے اس طرح گانا شروع کیا کہ ایک بوڑھا احمدی جو چیف کے سامنے تھا چھڑی ہوا میں لہرا لہرا کر گا رہا تھا اور باقی دوست جو تین صد کے قریب تھے اس کے پیچھے وہی فقرات دہرا رہے تھے۔ میں نے ترجمان سے پوچھا کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں تو اس نے مجھے بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور احمدیت کی برکات کا ذکر کر رہے ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم بت پرست اور مشرک تھے۔ ہمیں حلال و حرام اور نیکی بدی کا کوئی علم نہیں تھا۔ ہماری زندگی بالکل حیوانی تھی ہم وحشی تھے۔ شراب کو پانی کی طرح پیتے تھے۔ احمدیت نے ہمیں سیدھا راستہ دکھایا اور ہماری بدیاں ہم سے چھوٹ گئیں اور ہم انسان بن گئے۔ تو یہ لوگ اپنے ہی شہر کے ایک پیراماؤنٹ چیف اور دیگر اکابر کے سامنے جو ان کی سابقہ عادات و اخلاق سے پوری طرح واقف تھے اپنی تبدیلی بڑی تحدی کے ساتھ بیان کر رہے تھے اور جماعت کی صداقت کے طور پر پیش کر رہے تھے۔ (ماہنامہ انصاراللہ جنوری ۱۹۸۲ء، صفحہ ۳۰)

پھر نمازوں کی پابندی اور تہجد کی ادائیگی کے بارہ میں بھی شرائط بیعت میں حکم آتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”مَیں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے۔ اور ایام مباہلہ کے بعد گویا ہماری جماعت میں ایک اور عالم پیدا ہو گیا ہے۔ مَیں اکثر دیکھتا ہوں کہ سجدہ میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں۔ ناپاک دل کے لوگ ان کو کافر کہتے ہیں اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں“۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۵)

یہاں پھر میں گھانا کی ایک مثال دیتا ہوں۔ ایسی تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کی ہیں لوگوں نے کہ خود میرے تجربے میں آئی کہ لمبا سفر کر کے آیا ہے اور رات کو لیٹ پہنچے، بارہ بجے کے قریب سونے کا موقعہ ملا۔ رات کو جب آنکھ کھلی دیکھا کہ ڈیڑھ دو بجے کا وقت ہوگا۔ مسجد میں بیٹھے ہیں اور سجدہ ریز ہیں۔

پھر ایک روایت آتی ہے حضرت منشی محمد اسمٰعیلؓ فرماتے تھے کہ مجھے صرف ایک نماز یاد ہے جو میں نماز باجماعت ادا نہیں کر سکا وہ بھی بیت الذکر سے ایک ضروری حاجت کے لئے واپس آنا پڑا تھا۔

(اصحاب احمد جلد ۷ صفحہ ۱۹۶)

پھر حضرت منشی محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے بارہ میں ہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت

پاکستان میں احمدیہ مسجد کو سیل کر دیا گیا

(پریس ڈیسک): احمد نگر ربوہ سے ملحقہ آبادی نور پور میں واقع ایک مسجد جو ایک کمرہ پر مشتمل تھی اور جسے ایک احمدی رانا ولی محمد صاحب نے آج سے تقریباً ۲۰، ۲۲ سال پہلے اپنی زمین میں تعمیر کیا تھا اور جس کی حالت اب بہت ہی خستہ ہو چکی تھی۔ رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر رانا صاحب نے اس کی مرمت کروائی اور نئی چھت ڈال دی۔ بعض شر پسند عناصر کو مسجد کی بہتر حالت پسند نہ آئی اور انہوں نے شرارت کے طور پر پراپیگنڈا شروع کر دیا کہ احمدیوں نے دیگر مسلمانوں کی مسجد گرا کر اپنی مسجد تعمیر کر لی ہے۔ کچھ لوگوں نے مظاہرے کئے۔ مولوی غلام مصطفیٰ آف مسلم کالونی ربوہ نے پولیس کے روبرو درخواست دی۔ پولیس نے آ کر جائزہ لیا اور اعلیٰ حکام کو رپورٹ کر دی جس کے نتیجہ میں ۲۳ ؍ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو ہوم سیکرٹری پنجاب کے حکم پر مسجد کو سیل کر دیا گیا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے مظلوم پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

❀❀❀❀❀

کر کے اپنے شہر سیالکوٹ واپس گئے تو یکدم لوگوں نے دیکھا کہ انہوں نے اپنی سابقہ لغو عادات یعنی تاش کھیلنا اور بازار میں بیٹھ کر گپیں ہانکنا سب چھوڑ دیا ہے اور نماز تہجد باقاعدہ شروع کر دی ہے۔ ان کے حالات میں اس قدر غیر معمولی تغیر دیکھ کر سب بہت حیران ہوئے۔

(اصحاب احمد جلد اول صفحہ ۲۰۰)

قادیان میں نمازوں اور تہجد کے التزام کے بارہ میں حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ مَیں قادیان میں سورج گرہن کے دن نماز میں موجود تھا۔ مولوی محمد احسن صاحب امروہوی نے نماز پڑھائی اور نماز میں شریک ہونے والے بے حد رو رہے تھے۔ اس رمضان میں یہ حالت تھی کہ صبح دو بجے سے چوک احمدیہ میں چہل پہل ہو جاتی۔ اکثر گھروں میں اور بعض مسجد مبارک میں آ موجود ہوتے جہاں تہجد کی نماز ہوتی، سحری کھائی جاتی اور اوّل وقت صبح کی نماز ہوتی اس کے بعد کچھ عرصہ تلاوت قرآن شریف ہوتی اور کوئی آٹھ بجے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ سب خدام ساتھ ہوتے۔ یہ سلسلہ کوئی گیارہ بارہ بجے ختم ہوتا۔ اس کے بعد ظہر کی اذان ہوتی اور ایک بجے سے پہلے نماز ظہر ختم ہو جاتی اور پھر نماز عصر بھی اول وقت میں پڑھی جاتی۔ بس عصر اور مغرب کے درمیان فرصت کا وقت ملتا تھا۔ مغرب کے بعد کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر آٹھ ساڑھے آٹھ بجے نماز عشاء ختم ہو جاتی اور ایسا ہُو کا عالم ہوتا کہ گویا کوئی آباد نہیں مگر دو بجے رات سب بیدار ہوتے اور چہل پہل ہوتی“۔

(اصحاب احمد جلد ۲ صفحہ ۷۷)

پھر نواب محمد عبداللہ خان صاحب کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ا[illegible] روایت لکھی ہے کہ نماز کے عاشق تھے۔ خصوصاً نماز باجماعت کے قیام کے لئے آپ کا جذبہ اور جدوجہد امتیازی شان کے حامل تھے۔ بڑی باقاعدگی سے پانچ وقت مسجد میں جانے والے۔ جب دل کی بیماری سے صاحب فراش ہو گئے تو اذان کی آواز کو ہی اس محبت سے سنتے تھے جیسے محبت کرنے والے اپنی محبوب آواز کو۔ جب ذرا چلنے پھرنے کی سکت پیدا ہوئی تو بسا اوقات گھر کے لڑکوں میں سے ہی کسی کو پکڑ کر آگے کھڑا کر دیتے اور باجماعت نماز ادا کرنے کے جذبہ کی تسکین کر لیتے۔ یارتن باغ میں نماز والے کمرہ کے قریب ہی کرسی سرکا کر باجماعت نماز میں شامل ہو جایا کرتے۔ جب ماڈل ٹاؤن والی کوٹھی میں گئے تو وہیں پنجوقتہ باجماعت نماز کا اہتمام کر کے گویا گھر کو ایک قسم کی مسجد بنا لیا۔ پانچ وقت اذان دلواتے۔ موسم کی مناسبت سے کبھی باہر گھاس کے میدان میں، کبھی کمرے کے اندر چٹائیاں بچھوانے کا اہتمام کرتے اور بسا اوقات پہلے نمازی ہوتے جو مسجد میں پہنچ کر دوسرے نمازیوں کا انتظار کیا کرتا۔ مختلف الانواع لوگوں کے لئے اپنی رہائش گاہ کو پانچ وقت کے آنے جانے کی جگہ بنا دینا کوئی معمولی نیکی نہیں خصوصاً ایسی حالت میں اس نیکی کی قیمت اور بھی بڑھ جاتی ہے جبکہ صاحب خانہ کا رہن سہن کا معیار خاصا بلند ہو اور معاشرتی تعلقات کا دائرہ بہت وسیع ہو“۔ (اصحاب احمد جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۲، ۱۵۳)

پنجگانہ نماز کے التزام کے بارہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام شیخ حامد علی صاحبؓ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

”حِبّی فی اللہ شیخ حامد علی۔ یہ جوان صالح اور ایک صالح خاندان کا ہے اور قریباً سات آٹھ سال سے میری خدمت میں ہے اور مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ مجھ سے اخلاص اور محبت رکھتا ہے۔ اگرچہ دقائق تقویٰ تک پہنچنا بڑے عرفاء اور صلحاء کا کام ہے۔ مگر جہاں تک سمجھ ہے اتباع سنت اور رعایت تقویٰ میں مصروف ہے۔ مَیں نے اس کو دیکھا ہے کہ ایسی بیماری میں جو نہایت شدید اور مرض الموت معلوم ہوتی تھی اور ضعف اور لاغری سے میت کی طرح ہو گیا تھا۔ التزام ادائے نماز پنجگانہ میں ایسا سرگرم تھا کہ اس بیہوشی اور نازک حالت میں جس طرح بن پڑے نماز پڑھ لیتا تھا۔ مَیں جانتا ہوں کہ انسان کی خدا ترسی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے کہ کس قدر ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اس کو نماز سے روک نہیں سکتیں وہ بے شک خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے۔ مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا دولتمند اس نعمت کو پانے والے بہت ہی

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگولین، کلکتہ 70001

دکان 248-5222,248-16[illegible]2,243-0794

رہائش: 237-0471,237-8468

تھوڑے ہیں''۔(ازالہ اوہام ۔روحانی خزائن جلد ۳صفحہ ۵۴۰)

پھر یہ جو شرط ہے کہ 'بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ادا کرتا رہے گا'۔اس کے بارہ میں ایک بزرگ مولوی فضل الٰہی صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب رضی اللہ عنہ کا کیا نمونہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت مرزا ایوب بیگ صاحبؓ سے بڑی محبت تھی ۔ایک دن مَیں نے مغرب کی نماز مرزا ایوب بیگ صاحب کے ڈیرے پر پڑھی ۔حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی وہیں تھے۔مرزا ایوب بیگ صاحب کی نماز اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ کا رنگ رکھتی تھی۔جب نماز پڑھتے تھے تو دنیا کے خیالات سے لاپرواہ ہوتے اور ان کی آنکھوں سے آنسو گرا کرتے تھے۔اس دن انہوں نے غیر معمولی طور پر نماز لمبی پڑھی۔نماز کے بعد سب لوگ بیٹھ گئے تو مرزا صاحب سے پوچھا گیا کہ آج نماز تو آپ نے بہت لمبی پڑھی ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ پہلے تو آپ نے نہ بتلایا مگر اصرار ہونے پر کہا کہ جب مَیں درود پڑھنے لگا تو مجھے کشف ہوا کہ آنحضرت ﷺ ایک پلیٹ فارم پر ٹہل رہے ہیں اور دعا مانگ رہے ہیں۔ مرزا صاحب نے عربی الفاظ بھی بتلائے اور دعا کا ترجمہ بھی بتلایا۔اس کا مطلب یہ تھا کہ اے خدا! میری امت کو ضلالت سے بچا اور اس کی کشتی کو پار لگا۔مَیں اس دعا کے ساتھ آمین کہتا رہا۔پھر مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ دعا مانگ رہے ہیں کہ اے خدا! محمد رسول اللہ ﷺ کی دعائیں قبول فرما اور آپ کی امت کو گردابِ ضلالت سے بچا۔پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا ختم کی تو مَیں نے بھی نماز ختم کردی''۔(اصحاب احمد جلد ۱ صفحہ ۱۹۴،۱۹۵)

تو یہ انقلاب ہے کہ جاگتے میں بھی دیدار ہو رہا ہے۔

پھر حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحبؓ اور حضرت مرزا ایوب بیگ صاحبؓ پر حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا کیا اثر ہوا۔اس بارہ میں ایک روایت یہ ہے بلکہ وہ خود ہی بتاتے ہیں کہ ہمارے والد صاحب نے اپنے دوست کو بتایا کہ جب میرے یہ دونوں لڑکے ۱۸۹۲ء اور ۱۸۹۳ء کے موسم گرما کی تعطیلات میں میرے پاس بمقام گکرہٹہ ضلع ملتان میں آئے تو مَیں نے ان کی حالت میں ایک عظیم تبدیلی دیکھی جس سے مَیں حیران رہ گیا اور مَیں حیرت میں کہتا تھا کہ اے خدا! تُو نے کون سے اسباب ان کے لئے میسر کر دیئے جن سے ان کے دلوں میں ایسی تبدیلی ہوئی کہ یہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہو گئے۔یہ ساری نمازیں پڑھتے ہیں اور ٹھیک وقت پر نہایت ہی شوق اور عشق اور سوز و گداز کے ساتھ اور نہایت رقت کے ساتھ کہ ان کی چیخیں بھی نکل جاتیں۔اکثر ان کے چہروں کو آنسوؤں سے تر دیکھتا اور خشیت الٰہی کے آثار ان کے چہروں پر ظاہر تھے۔اس وقت ان دونوں بچوں کی بالکل چھوٹی عمر تھی۔داڑھی کا آغاز تھا۔مَیں ان کی اس عمر میں یہ حالت دیکھ کر سجدات شکر بجا لاتا نہ تھکتا تھا اور پہلے جو ان کی روحانی کمزوری کا بوجھ میرے دل پر تھا وہ اتر گیا۔

پھر والد صاحب نے اس دوست سے کہا کہ ان کی اس غایت درجہ کی تبدیلی کا عقدہ مجھ پر نہ کھلا کہ اس چھوٹی سی عمر میں ان کو یہ فیض اور روحانی برکت کہاں سے ملی۔کچھ مدت کے بعد یہ معلوم ہوا کہ یہ رُشد انہیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بیعت سے حاصل ہوئی ہے اور والد صاحب کو حضرت صاحب کی بیعت میں شامل کرنے کا ایک بڑا بھاری ذریعہ ہماری تبدیلی تھی۔(یعنی بچوں کی تبدیلی سے والد احمدی ہوئے) جس نے ان کو حضرت اقدس کی طہارت اور انفاس طیبہ کی نسبت اندازہ لگانے کا اچھا موقعہ دیا''۔

(اصحاب احمد جلد ۱ صفحہ ۱۸۶)

حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحبؓ کا نمونہ ،جو حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے والد تھے۔ان کے ایک بیٹے کہتے ہیں کہ:

''میری طبیعت پر بچپن سے یہ اثر تھا کہ والد صاحب (چوہدری نصر اللہ خان صاحبؓ) نماز بہت پابندی کے ساتھ اور سنوار کر ادا فرمایا کرتے تھے اور تہجد کا التزام رکھتے تھے۔مَیں اپنے تصور میں اکثر والد صاحبؓ کو نماز پڑھتے یا قرآن کریم کی تلاوت کرتے دیکھتا ہوں۔ بیعت کر لینے کے بعد فجر کی نماز کبوتراں والی مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔مسجد ہمارے مکان سے فاصلے پر تھی اس لئے والد صاحب گھر سے بہت اندھیرے ہی روانہ ہو جایا کرتے تھے۔

(اصحاب احمد جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۳)

پھر بلا ناغہ نمازوں کی پابندی کے بارہ میں ایک نمونہ پیش کرتا ہوں حضرت بابو فقیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کا۔آپ 'دل بہ یار و دست بہ کار' پر عمل پیرا تھے۔ایم بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جس زمانہ میں انگریزوں کا رعب داب بھی بہت تھا۔وہ کہتا تھا مولوی صاحب! کوئی حادثہ کروا دو گے ۔ہر وقت نماز پڑھتے رہتے ہو۔آپ اس کی ایسی باتوں سے بہت تنگ پڑے۔ایک روز دروازہ اور کھڑکی آپ نے بند کیا (دفتر کا) اور اس کے قریب ہو کر بات کرنے لگے۔تو وہ گھبرا گیا مبادا آپ حملہ کر دیں۔ آپ نے اسے اطمینان دلایا کہ میرا ایسا ارادہ نہیں۔مَیں علیحدگی میں بات کرنا چاہتا ہوں جو یہ ہے کہ آپ دفتر میں قضائے حاجت پر وقت صرف کرتے ہیں۔اسی طرح چائے سگریٹ پینے پر بھی پھر مجھ پر معترض کیوں ہیں؟ کہنے لگا یہ امور تو مقتضائے طبیعت ہیں۔آپ نے کہا مَیں آپ کے ماتحت ہوں،آپ کی فرمانبرداری کروں گا لیکن صرف انہی احکام میں جو فرض منصبی سے متعلق ہوں۔دیگر امور کے متعلق اطاعت مجھ پر فرض نہیں ۔اس لئے نمازوں سے آپ کے کہنے پر مَیں رُک نہیں سکتا۔میری غفلت سے حادثہ رونما ہو یا ٹرین میں تاخیر ہو جائے تو بے شک آپ مجھ سے نرمی کا سلوک نہ کریں۔یہ کہہ کر آپ نے دروازہ اور کھڑکی کھول دی۔وہ آپ کی گفتگو سے بہت حیران ہوا..........اس گفتگو کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ آپ کے لوٹے کو ہاتھ ڈالتے ہی وہ کہتا: مولوی صاحب آپ تسلی سے نماز پڑھیں،مَیں آپ کے کام کا خیال رکھوں گا۔ایک دن آپ کا روکھا سوکھا کھانا دیکھ کر بھی اس پر بہت اثر ہوا کہ ان کا یہ حال ہے''۔

(اصحاب احمد جلد ۳ صفحہ ۵۵)

یہاں انگلستان میں ایک ہمارے پرانے احمدی بلال نٹل صاحب جب احمدی ہوئے تو انہوں نے اپنے لئے ''بلال'' نام کا انتخاب کیا اور پھر حضرت بلالؓ ہی کے تتبع میں انہوں نے نماز کی خاطر بلانے میں (اذان دینے میں) ایک خاص نام پیدا کیا۔انہیں سچ مچ نماز کے لئے بلانے کا ازحد شوق تھا۔

(ماھنامہ انصاراللہ جون ۱۹۶۵ صفحہ ۲۶)

پھر یہ ہے شرط کہ نفسانی جوشوں کو دبانا،اس میں کیا مثالیں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک خوبی بیان فرماتے ہیں کہ ہندوؤں کے ساتھ جلسہ تھا اور وہاں جھگڑا ہو گیا اور بڑے ضبط کا نمونہ دکھایا جماعت نے۔فرماتے ہیں کہ:

''اگر پاک طبع مسلمانوں کو اپنی تہذیب کا خیال نہ ہوتا اور بموجب قرآنی تعلیم کے صبر کے پابند نہ رہتے اور اپنے غصہ کو تھام نہ لیتے تو بلاشبہ یہ بدنیت لوگ ایسی اشتعال دہی کے مرتکب ہوئے تھے کہ قریب تھا کہ وہ جلسہ کا میدان خون سے بھر جاتا۔مگر ہماری جماعت پر ہزار آفرین ہے کہ انہوں نے بہت عمدہ نمونہ

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
خاص احمدی احباب کیلئے
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ۔ربوہ ۔پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

اوز برداشت کا دکھایا اور وہ کلمات آریوں کے جو گولی مارنے سے بدتر تھے ان کو سن کر چپ کے چپ رہ
"۔

اسی طرح فرماتے ہیں کہ: "اگر میری طرف سے اپنی جماعت کے لئے صبر کی نصیحت نہ ہوتی اگر مَیں پہلے سے اپنی جماعت کو اس طور سے تیار نہ کرتا کہ وہ ہمیشہ بدگوئی کے مقابل پر صبر کریں تو وہ کا میدان خون سے بھر جاتا۔ مگر یہ صبر کی تعلیم تھی کہ اس نے ان کے جوشوں کو روک لیا"۔

(حیات نور باب چہارم صفحہ ۳۰۹۔۳۱۰)

پھر نفسانی جوشوں کو دبانے کی ایک مثال حضرت سید عبدالستار شاہ صاحبؓ کی ہے۔ عجیب نمونہ ہے۔ روایت ہے کہ:

"ایک روز حضرت شاہ صاحب نماز کی ادائیگی کے لئے نزدیکی مسجد میں تشریف لے گئے۔ اس ت ایک سخت مخالف احمدیت چوہدری رحیم بخش صاحب وضو کے لئے مٹی کا لوٹا ہاتھ میں لئے وہاں موجود ۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کو دیکھتے ہی (ڈاکٹر صاحب سرکاری ڈاکٹر تھے، سرکاری ہسپتال میں وہاں ات تھے) مذہبی بات چیت شروع کردی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کی کسی بات پر چوہدری رحیم بخش احب نے شدید غصہ میں آکر مٹی کا لوٹا زور سے آپ کے ماتھے پر دے مارا۔ لوٹا ماتھے پر لگتے ہی ٹوٹ گیا۔ تھے کی ہڈی تک ماؤف ہوگئی اور خون زور سے بہنے لگا۔ ڈاکٹر صاحب کے کپڑے خون سے لت پت گئے۔ آپ نے زخم والی جگہ کو ہاتھ سے تھام لیا اور فوراً مرہم پٹی کے لئے ہسپتال چل دئے۔ ان کے پس چلے جانے پر چوہدری رحیم بخش بہت گھبرائے کہ اب کیا ہوگا؟ یہ سرکاری ڈاکٹر ہیں۔ افسر بھی ان کی سنیں گے اور میرے بچنے کی اب کوئی صورت نہیں۔ مَیں کہاں جاؤں! اور کیا کروں!؟ وہ ان خیالات میں ڈرتے ہوئے اور سہمے ہوئے (مسجد) میں ہی دبکے پڑے رہے۔ ادھر ڈاکٹر صاحب نے ہسپتال میں جاکر زخمی سر کی مرہم پٹی کی، دوائی لگائی اور پھر خون آلود کپڑے بدل کر دوبارہ نماز کے لئے اسی مسجد میں آگئے۔ جب ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب دوبارہ مسجد میں داخل ہوئے اور چوہدری رحیم بخش صاحب کو وہاں دیکھا تو دیکھتے ہی آپ مسکرائے اور مسکراتے ہوئے پوچھا کہ: "چوہدری رحیم بخش! ابھی آپ کا غصہ ٹھنڈا ہوا ہے یا نہیں؟"۔

یہ فقرہ سنتے ہی چوہدری رحیم بخش کی حالت غیر ہوگئی۔ فوراً ہاتھ جوڑتے ہوئے معافی کے ملتجی ہوئے اور کہنے لگے کہ شاہ صاحب! میری بیعت کا خط لکھ دیں۔ یہ اعلیٰ صبر کا نمونہ اور نرمی اور عفو کا سلوک سوائے الٰہی جماعت کے افراد کے اور کسی سے سرزد نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ چوہدری صاحب احمدی ہوگئے اور کچھ عرصہ بعد ان کے باقی اصحاب خانہ بھی جماعت احمدیہ میں داخل ہوگئے۔

تو یہ چند نمونے ہیں جو مَیں نے پیش کئے۔ یہ پہلی تین چار شرائط بیعت کے تعلق میں ہیں۔ انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ آئندہ کچھ اور نمونے بھی پیش کروں کہ لوگوں میں بیعت میں داخل ہونے کے بعد کیا انقلابات آئے تا کہ نئے آنے والوں کو بھی اور آئندہ نسلوں کو بھی پتہ چلے اور وہ بھی اپنے اندر ایسی پاک تبدیلیاں پیدا کریں اور کبھی ان پر رعب دجال نہ آئے۔ آمین۔

❀❀❀ ❀ ❀❀❀

بقیہ صفحہ: (۱)

دیکھو ایمان جیسی کوئی چیز نہیں۔ ایمان سے عرفان کا پھل پیدا ہوتا ہے۔ ایمان تو مجاہدہ اور کوشش کو چاہتا ہے اور عرفان خدا تعالیٰ کی موہبت اور انعام ہوتا ہے۔ عرفان سے مراد کشوف اور الہامات جو ہر قسم کی طانی آمیزش اور ظلمت کی ملونی سے منزّا ہوں اور نور اور خدا کی طرف سے ایک شوکت کے ساتھ ہوں وہ مراد ہیں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی طرف سے موہبت اور انعام ہوتا ہے۔ یہ چیز کچھ کسبی نہیں مگر ایمان ی چیز ہوتا ہے۔ اسی واسطے اوامر ہیں کہ یہ کرو۔ غرض ہزاروں احکام ہیں اور ہزاروں نواہی ہیں ان پر پوری طرح سے کاربند ہونا ایمان ہے۔

غرض ایمان ایک خدمت ہے جو ہم بجالاتے ہیں اور عرفان اس پر ایک انعام اور موہبت ہے۔ انسان کو چاہئے کہ خدمت کئے جاوے۔ آگے انعام دینا خدا کا کام ہے۔ یہ مومن کی شان سے بعید ہونا چاہئے کہ انعام کے واسطے خدمت کرے"۔ (ملفوظات جلد سوم۔ جدید ایڈیشن۔ صفحہ ۱۳۲۔۱۳۳)

اعلانِ ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۱۵ر اکتوبر ۲۰۰۳ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے بچہ وقفِ نو میں شامل ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ازراہِ شفقت "ثمر احمد" نام تجویز فرمایا۔ بچہ مکرم حاجی طالب حسین بزہانوں کا اور محترم نذیر احمد راتھر بالسو کا نواسہ ہے۔ بچے کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر اور قرۃ العین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/۵۰) مختار احمد محمود بھٹی بزہانو کشمیر)

دُعائے مغفرت

عزیز عبدالمنان خاں صاحب ابن مکرم کریم خاں صاحب سیکرٹری مال پنکال مورخہ ۶ر ستمبر ۲۰۰۳ء کو اچانک دریا میں ڈوب کر وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز کی وفات کی وجہ سے بوڑھے والدین پر انتہائی صدمہ ہے اور ان کی بیوی اور چھوٹے بچے بھی اس اندوہناک غم کی وجہ سے نڈھال ہیں۔ قارئین بدر کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (مظفر احمد ظفر قادیان)

خاکسار کے والد محترم محمد فخرالدین صاحب ایک عرصہ سے یرقان کے مرض میں مبتلا تھے۔ اچانک بقضائے الٰہی وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم لمبا عرصہ سے سیکرٹری تحریک جدید وقفِ جدید پھر زعیم انصاراللہ کی خدمات انجام دیتے رہے۔ قارئین بدر سے دُعاءِ مغفرت درجات کی بلندی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(محمد تقی الدین چنتہ کنٹہ)

عزیزہ شانیہ عدن بنت مکرم شمشاد احمد عدن آف قادیان کی طبیعت ۲۵-۱۱-۲۰۰۳ کی صبح اچانک خراب ہوگئی بے ہوش ہوگئی۔ احمدیہ ہسپتال میں داخل کیا گیا طبیعت مزید خراب ہونے پر امرتسر میں Escort Heart ہسپتال میں لے جایا گیا لیکن ہوش نہیں آئی قریباً ۶۵ گھنٹے بے ہوش رہنے کے بعد ۲۷-۱۱-۲۰۰۳ء کو رات دس بجکر تیس منٹ پر وفات پاگئی۔ اگلے دن نماز جنازہ کے بعد تدفین ہوئی بچی بہت ذہین تھی ۶ سال کی عمر میں قرآن مجید مکمل کرکے ترجمہ شروع کیا تھا نماز اور چند سورتیں زبانی یاد تھیں۔ اپنی کلاس میں اوّل آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ والدین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا فرمائے۔

درخواست دُعا

خاکسار کے بچوں عزیز ڈاکٹر ذوالقرنین و ذوالنورین احمد اور عزیز مدثر مبارک کی دینی و دنیوی ترقیات اور عزیز ڈاکٹر صاحب بیرون ملک روزگار کی تلاش میں ہیں۔ مناسب باعزت روزگار ملنے کیلئے عزیزم مدثر مبارک MBA کا امتحان دے رہے ہیں نمایاں کامیابی کیلئے دُعا کی گزارش ہے۔ خاکسار کی اہلیہ کی صحت اور تکالیف سے شفایابی کیلئے بھی درخواست دُعا ہے۔ (ڈاکٹر مبارک احمد سرینگر کشمیر)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

☆ - لجنہ اماء اللہ کوبی (سونگڑہ) کے تحت ۳۱ اگست کو مکرمہ خورشیدہ بیگم صاحبہ کے مکان پر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوا۔ صدارت محترمہ منتہا خاتون صاحبہ نے کی۔ امۃ الکریم فردوس صاحبہ کی تلاوت کے بعد عزیزہ خاتون صاحبہ نے عہد دہرایا۔ نظم - مشتری خاتون صاحبہ، فرخندہ عمر، سنجیدہ خاتون صاحبہ۔ فرحین اختر اور خاکسارہ نے پڑھی۔ اُس کے بعد ۵ لجنات اور ۳ ناصرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

(سیدہ شاہدہ پروین سیکرٹری لجنہ)

لکھنؤ میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۲-۹-۰۳ کو احمدیہ مشن لکھنؤ میں تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں لکھنؤ و کانپور سرکلوں کے تمام معلمین صدر صاحبان تشریف لائے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید آزاد حسین معلم وقفِ جدید بیرون، مکرم شمشاد علی بادل معلم انچارج کانپور، مکرم مولوی حمد احمد صاحب سرکل انچارج لکھنؤ نے تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے تمام معلمین و صدر صاحبان کو نو مبائعین کی تربیت کے متعلق ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ (نسیم احمد صوبائی امیر یوپی)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر - سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ - خورشید کلاتھ مارکیٹ - حیدری نارتھ ناظم آباد - کراچی - فون: 629443

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233.

بقیہ صفحہ (1)

عہدیدار کی اطاعت کا تصور پیدا کیا جاتا ہے۔ پھر پندرہ سال کی عمر کو جب پہنچ جائیں تو بچے خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں اور بچیاں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم میں شامل ہو جاتے ہیں اور ایک انتظامی ڈھانچے کے تحت بچپن میں تربیت حاصل کر کے اوپر آنے والے یہ بچے بچیاں ہیں جب نوجوانی کی عمر میں قدم رکھتے ہیں تو نئی تنظیموں میں قدم رکھنے سے جماعتی نظام اور طریقے کی تربیت حاصل ہوتی ہے اور عمر کے ساتھ ساتھ یہ بچے اور بچیاں اس عمر کو پہنچ جاتے ہیں جس میں شعور پیدا ہوتا ہے اس لئے ۱۵ سال کی عمر کے بعد یہ خود بھی اپنے میں سے ہی اپنے عہدیدار منتخب کرتے ہیں اور ان کے تحت ان کی تربیت ہو رہی ہوتی ہے اور ایک انتظام چل رہا ہوتا ہے۔

فرمایا ۱۵ سال کی عمر کے بعد لجنہ یا خدام میں جا کر اپنے عہدیدار اپنے میں سے منتخب کرتے ہیں جب یہ لوگ اور پھر مرکز کی ہدایات کی روشنی میں متفرق امور خود سرانجام دے رہے ہوتے ہیں تو بچپن سے ہی ایسی تربیت حاصل کرنے اور ایسے پروگراموں میں شامل ہونے کی وجہ سے ان کو ٹریننگ ہو جاتی ہے اور پھر یہی بچے جب بڑے ہو جاتے ہیں اور جماعتی نظام میں پوری طرح سموئے جاتے ہیں تو جماعتی کاموں میں بھی زیادہ فائدہ مند وجود ثابت ہوتے ہیں۔ اور نظام کا ایک حصہ بنتے ہیں۔

فرمایا جماعتی نظام پہلے ہے مقدم ہے لیکن اس میں ہر بچے اور نوجوان کی اس طرح مکمل انوالومنٹ نہیں ہوتی جس طرح شروع میں اپنی ذیلی تنظیموں میں ہو رہی ہوتی ہے اور ہو بھی نہیں سکتی اسی لئے حضرت مصلح موعودؓ نے ذیلی تنظیموں کا قیام کیا تھا اور آپ کا جماعت پر یہ بہت بڑا احسان ہے۔

حضور انور نے فرمایا اسی وجہ سے جماعت کے ہر بچے کے ذہن میں ابتداء سے ہی جماعت کا ایک تقدس اور احترام پیدا ہو جاتا ہے اور اسی کے تحت وہ پروان چڑھتا ہے اور ابتداء سے ہی چونکہ نظام کا تصور اور بھائی چارے اور مل جل کر کام کرنے کی روح کے ساتھ پروان چڑھ رہا ہوتا ہے بچہ اور پھر خلیفہ وقت کے ساتھ ہر موقع پر ذاتی پیار، محبت کا تعلق اس ٹریننگ کی وجہ سے قائم ہو رہا ہوتا ہے اور ہو جاتا ہے اسلئے ہر فرد جماعت جب جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہو اور اپنے عہدیداران کی اطاعت بخوشی کرتا ہے تو اس لئے کرتا ہے کہ بچپن سے نظام کے بارہ میں پڑنے والی آواز اور خلیفۂ وقت سے ذاتی پیار اور تعلق کی وجہ سے مجبور ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت چونکہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے اور خلیفۂ وقت کی بھی براہ راست اس پر نظر ہوتی ہے اس لئے نئے شامل ہونے والے نومبائعین بھی بڑی جلدی اس نظام میں سموئے جاتے ہیں ان احمدیوں کے علاوہ بھی جو پیدائشی احمدی ہوں۔ لیکن جیسے جیسے یہ سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ نظام جماعت کو چلانے والے کارکنان اور عہدیداران کی ذمہ داریاں بھی زیادہ بڑھتی چلی جا رہی ہیں انہیں تسبیح اور استغفار کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اور یہی چیز ان کو زیادہ احساس دلا رہی ہے کہ اپنی طبیعتوں میں نرمی پیدا کرنے کی طرف زیادہ توجہ دیں۔

فرمایا اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دینے کے احساس کو زیادہ ابھارنے کی ضرورت ہے نظام جماعت کی ذمہ داری ادا کرتے وقت اپنی اناؤں اور خواہشات کو مکمل ختم کر کے خدمت سرانجام دینے کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اور پہلے سے بڑھ کر ضرورت ہے ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آنے کی عادت کو عہدیداران کو ترک کرنا ہوگا۔ اور کرنا چاہئے جماعت کے احباب سے پیار محبت کے تعلق کو بڑھانے ان کی باتوں کو توجہ سے سننے اور ان کیلئے دعا کرنے کی عادت کو مزید بڑھانا چاہئے۔ تبھی سمجھا جا سکتا ہے کہ عہدیداران اپنی ذمہ داریاں مکمل طور پر ادا کر رہے ہیں یا کم از کم ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جماعت احمدیہ میں عہدیدار سٹیجوں میں بیٹھنے یا رعونت سے پھرنے کیلئے نہیں بنائے جاتے بلکہ اس تصور سے بنائے جاتے ہیں کہ قوم کے سردار قوم کے خادم ہیں۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جماعت کو اکٹھا رکھنے کیلئے ایک رہنما اصول اس آیت میں بتا دیا ہے جو میں نے تلاوت کی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوبی کی وجہ سے کہ آپ کے دل میں لوگوں کیلئے محبت کے جذبات تھے لوگ آپ کے گرد اکٹھے ہوتے تھے اور آپ کے پاس آتے تھے تو پھر میں اور آپ ہم کون ہوتے ہیں جو محبت اور پیار کے جذبات لوگوں کیلئے نہ دکھائیں اور امید رکھیں کہ لوگ ہماری ہر بات مانیں ہمیں تو اپنے آقا کی اتباع میں بہت بڑھ کر عاجزی انکساری اور پیار محبت کے ساتھ لوگوں کے ساتھ پیش آنا چاہئے کیونکہ خلیفۂ وقت کیلئے تو ہر ملک میں ہر شہر میں یا ہر محلے میں جا کر لوگوں کے حالات سے واقفیت حاصل کرنا تو مشکل ہے اس لئے نظام جماعت قائم ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا اب اللہ کے فضل سے بہت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے وہ تمام عہدیدار جو چاہے ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہوں چاہے جماعتی عہدیدار ہوں خلیفہ وقت کے نمائندے کے طور پر اپنے اپنے علاقے میں متعین ہیں اور ان سے یہی امید کی جاتی ہے اور یہی تصور ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں اگر وہ اپنے علاقے کے احمدیوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے ان کی غمی خوشی میں شریک نہیں ہو رہے ان سے پیار محبت کا سلوک نہیں کر رہے یا اگر خلیفۂ وقت کی طرف سے کسی معاملے میں رپورٹ منگوائی جاتی ہے تو بغیر مکمل تحقیق کے جواب دے دیتے ہیں یا کسی ذاتی عناد کی وجہ سے جو خدا نہ کرے ہمارے کسی عہدیدار میں ہو غلط رپورٹ دے دیتے ہیں تو ایسے تمام عہدیدار گناہ گار ہیں۔

حضور انور نے احادیث نبوی کے حوالے سے ہر ایک کو اس کی نگرانی اور ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ تمام عہدیداران اپنے اپنے دائرہ عمل میں نگران بنائے گئے ہیں تو اگر ہر لیول پر اس نگرانی کا صحیح حق ادا نہیں ہو رہا ہوگا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ فرما دی ہے کہ اگر تم بطور نگران فرائض کی ادائیگی صحیح نہیں کر رہے تو پوچھے جاؤ گے فرمایا بڑا شدید انذار ہے خوف کا مقام ہے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عہدیدار کو ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ فرمایا ہر سیکرٹری اپنے فرائض کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے حضور نے سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری اصلاح وارشاد کے کاموں کی تفصیل بیان فرمائی۔

فرمایا تربیت کا شعبہ فعال ہونے سے بہت سارے شعبے خود بخود فعال ہو جاتے ہیں اور جماعت کا عمومی روحانی معیار بھی بلند ہوگا۔ فرمایا جب اس طریق سے ہر عہدیدار اپنے اپنے شعبہ کی ذمہ داریاں ادا کرے گا تو لوگوں کے دلوں میں آپ کے لئے مزید عزت واحترام پیدا ہوگا اور جماعت کا عمومی معیار بھی بلند ہوگا۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا امراء ہوں، صدر صاحبان ہوں ہر وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ خلیفۂ وقت کے نمائندے کے طور پر جماعتوں میں متعین کئے گئے ہیں اور اس لحاظ سے ان کو ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

فرمایا اصل میں تو امراء صدر صاحبان عہدیداران یا کارکنان جو بھی ہیں ان کا اصل کام تو یہ ہے کہ اپنے میں بھی اور لوگوں میں بھی نظام جماعت کا احترام پیدا کیا جائے اور اسی طرح جماعت کے تمام افراد کا بھی یہی کام ہے کہ اپنے اندر بھی اور اپنی نسلوں میں بھی جماعت کا احترام پیدا کریں نظام جماعت کا احترام پیدا کریں۔ فرمایا ہر ایک کو اپنے ذہن میں یہ سوچ رکھنی چاہئے کہ جب بھی وہ عہدیدار بنیں گے وہ ایک خادم کے طور پر خدمت کرنے کیلئے بنیں گے۔

فرمایا ہر شخص کو اس ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے کہ اس نے نظام جماعت کا احترام کرنا ہے اور دوسروں میں بھی یہ احترام پیدا کرنا ہے تو خلیفۂ وقت کو تسلی بھی ہوگی کہ ہاں ہر جگہ مجھے وہ کام کرنے والے کارکنان نظام کو سمجھنے والے کارکنان کامل اطاعت کرنے والے کارکنان میسر آ سکتے ہیں۔ فرمایا بہرحال اصل کام نظام جماعت کا احترام قائم کرنا ہے اور اسے صحیح خطوط پر چلانا ہے۔ فرمایا عہدیداران کو ایک علاقے میں اپنے ضلع میں اپنے ملک میں اس نہج پر جائزے لینے ہوں گے کہ کہیں کوئی کمی تو نظر نہیں آ رہی۔ اپنے کام کے طریق کا جائزہ لینا ہوگا۔ فرمایا ہمارے عہدیداران اور کارکنان کو تو انتہائی وسعت حوصلہ کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ کھلے دل سے تنقید بھی سننی چاہئے برداشت بھی کرنی چاہئے پھر ادب کے دائرے میں رہ کر ہر شخص کی عزت نفس کا خیال رکھ کر دلیل سے جواب دینا چاہئے۔

جماعت میں ہر عہدیدار کا مقام ہے چاہے وہ چھوٹا عہدیدار ہے، چاہے بڑا عہدیدار ہے۔ فرمایا اللہ کے فضل سے جماعت میں عموماً عہدے کی خواہش کا اظہار کوئی نہیں کرتا اور جب عہدہ مل جاتا ہے تو خوف پیدا ہو جاتا ہے کہ میں ادا بھی کر سکتا ہوں کہ نہیں۔ حضور انور نے خطبہ کے آخر میں خلاصۃً بعض امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

۱- عہدیداران پر خود بھی لازم ہے کہ وہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور اپنے سے بالا افسر اور عہدیدار کی مکمل اطاعت اور عزت کریں۔

۲- ذہن میں یہ رکھیں کہ لوگوں سے نرمی سے پیش آنا ہے ان کے دل جیتنے ہیں ان کی غمی خوشی میں کام آنا ہے۔

امراء عہدیداران یا مرکزی کارکنان یہ دعا کریں کہ ان کے ماتحت شریف النفس ہوں جماعت کی اطاعت کی روح ان میں ہو نظام جماعت کا احترام ان میں ہو۔ یہ دعا بھی ہر وقت کرتے رہنا چاہئے۔ کبھی کسی فرد جماعت سے کسی معاملے میں امتیازی سلوک نہ کریں نظام جماعت کا استحکام اور حفاظت سب سے مقدم رہنا چاہئے۔ اور اس کیلئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اپنے گرد کبھی جی حضوری اور خوشامد کرنے والے لوگوں کو اکٹھا نہ ہونے دیں۔ عام طور پر جہاں نظام جماعت کے تقدس پر حرف نہ آتا ہو عفو اور احسان کا سلوک کریں ان کیلئے مغفرت مانگیں جوان کی اصلاح کا موجب بنے آخر میں افراد جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آپ پر بھی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو عہدیدار نہیں ہیں اور وہ یہ ہے کہ آپ کا کام صرف اطاعت اطاعت اور اطاعت ہے اور ساتھ دعا کرنا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر حضور نے فرمایا بنگلہ دیش کے احمدیوں کے حالات کافی عرصہ سے خراب ہیں ان کیلئے بھی دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ حضور نے اور دعاؤں کے ساتھ اس دعا کی دوبارہ تحریک فرمائی اور فرمایا کہ ہر نئی خلافت کے بعد اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے وہ دعا یہ ہے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اے ہمارے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کرنا بعد اس کے جو تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔ یہ دعا بہت کیا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔

بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

پیغام سیدنا حضرت امیرالمومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ کیرلہ منعقدہ ۶-۷ ستمبر ۲۰۰۳ء

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

میرے پیارے انصار بھائیو! (مجلس انصاراللہ کیرالہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمدللہ کہ مجلس انصاراللہ کیرلہ اپنا ۲ روزہ سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق پارہی ہے۔ اللہ اس اجتماع کو بہت بابرکت فرمائے اور تمام انصار بھائیوں کو جو اس اجتماع میں شرکت کیلئے سفر کر کے آرہے ہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور اس اجتماع کے روحانی اور تربیتی پروگراموں سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی توفیق بخشے۔

ہمارے جلسوں اور اجتماعات کا اصلی مدعا اور مقصد یہ ہے کہ تمام افرادِ جماعت کے دِل بکلّی آخرت کی طرف جھک جائیں اور ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد وتقویٰ اور پرہیزگاری میں دوسروں کیلئے نمونہ بن جائیں اور انتہائی انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو۔ دنیا کفر وضلالت اور مادہ پرستی میں گم ہوکر اپنے خالقِ حقیقی کو بھلا چکی ہے اور وہ لوگ جو بظاہر مسلمان کہلاتے ہیں وہ درحقیقت اس وقت خدا سے دُور جاپڑے ہیں۔ امانت اور دیانت ناپید ہوچکی ہے اور دل تقویٰ سے عاری ہیں۔ جھوٹ نخوت تکبر اور خودپسندی نے انسانیت کی جڑوں کو کھوکھلا کردیا ہے۔

اس دور میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کا قیام اس غرض سے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور پیار لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو اور وہ انسان جو خدا سے دُور ہورہا ہے اُسے پیار اور محبت سے سمجھا کر خدا کے قریب لایا جائے۔ اس سلسلہ میں ہم پر یہ اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم خود اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کریں اور اس کے حقیقی عبد بن جائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہوجائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے..... دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کیلئے نہیں ہیں..... پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں''۔

(الوصیت صفحہ ۹)

پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہوجاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہوجاؤ اور اُسی کیلئے زندگی بسر کرو..... تم سچے دل سے اور پورے صدق اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے..... تم سچ مچ اس کے ہوجاؤ تا وہ بھی تمہارا ہوجائے۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۲)

پس حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ان نصائح کو حرزِ جان بنائیں اور خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کیلئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ اپنی اولاد کے دلوں میں بھی خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کیلئے جدوجہد کریں۔ ان کے لئے دُعائیں بھی کریں اور ان کے سامنے اپنا نیک نمونہ بھی پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو نیک مقاصد میں کامیاب وکامران فرمائے۔

والسلام خاکسار
مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس

مجلس انصاراللہ کیرلہ کے دسویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

مجلس انصاراللہ کیرلہ کا ۱۰واں سالانہ اجتماع ستمبر کو بمقام کنور جماعتی روایات کے ساتھ بخیر وخوبی منعقد ہوا۔

پہلا روز

مورخہ ۶ ستمبر کو صبح ۱۰ بجے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے مجلس کا جھنڈا دُعاؤں اور نعروں سے گونجتی ہوئی فضاء میں لہرایا اور اجتماعی دُعا کروائی۔ بعدۂ زیرِ صدارت محترم اے پی کہناموں صاحب امیر صوبائی کیرلہ، محترم این کنہی احمد ماسٹر صاحب آف پینگاڈی کی تلاوت قرآن وترجمہ سے افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ محترم بی ایم کویا صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصاراللہ کیرلہ نے عہد مجلس دہرایا۔ محترم پی ایم عبداللہ صاحب نائب ناظم اعلیٰ انصاراللہ کیرالہ نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ محترم کے اے نذیر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ بعدۂ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں انصاراللہ کو اپنے فرائض وذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔

آپ کی اردو تقریر کا ترجمہ محترم مولوی ایچ شمس الدین صاحب کاداشیری مبلغ سلسلہ نے کیا۔ بعدۂ محترم امیر صاحب صوبائی نے صدارتی خطاب فرمایا اور درج ذیل ۳ کتب کی رسم اجراء فرمائی۔

۱- ترجمہ بزبان ملیالم شرح القصیدہ
۲- محترم صدیق امیر علی صاحب مرحوم پہلے صوبائی امیر کیرلہ کا منظوم کلام
۳- صوبہ کیرلہ کے تمام احمدیوں کے ٹیلیفون نمبر پر مشتمل Index

افتتاحی خطاب سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موصولہ پُرمعارف پیغام کا اردو متن محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے اور اس کا ترجمہ محترم ناظم صاحب اعلیٰ کیرلہ نے پڑھ کر سنایا۔ بعدۂ پیغام ھٰذا سامعین میں تقسیم کیا گیا۔ پیغام کا اصل متن اوپر شائع کیا جارہا ہے۔

محترم سی ایچ عبدالشکور صاحب آف پینگاڈی نے محترم صدیق امیر علی صاحب مرحوم کے ذکرِ خیر پر خطاب فرمایا۔ بعدۂ محترم سی صلاح الدین صاحب صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیرلہ نے تقریر کی۔ محترم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ نے بعنوان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ ایک پیشگوئی کے مصداق'' تقریر کی۔

نماز ظہر وعصر وطعام کے بعد زیرِ صدارت محترم مولوی ایم ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ کنور علمی مقابلہ جات ہوئے۔ محترم مولوی ایم ظفر اللہ صاحب نے نشست کے آغاز میں کلام پاک کی تلاوت کی۔

تربیتی اجلاس

زیرِ صدارت محترم بی عبدالجلیل صاحب امیر جماعت کروناگاپلی تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ ٹی کے محمد صاحب کلکولم نے تلاوت کلام پاک وترجمہ پیش کیا۔ بعدۂ محترم کے وی عیسیٰ کویا صاحب ناظم علاقہ کالیکٹ زون، محترم مولوی اسمٰعیل صاحب مبلغ سلسلہ کوچین نے بعنوان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی سیرۃ طیبہ پر تقریر کی۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد بعنوان ''ڈاکٹر سے گفتگو'' ایک مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی محترم ایڈووکیٹ جمیل احمد صاحب آف کنور موڈریٹر تھے۔ محترم ڈاکٹر بی عبداللہ صاحب (ایلوپیتھک) محترم بی عبدالرحمٰن صاحب منگل (ہومیوپیتھک) محترم ڈاکٹر ایم منصور احمد صاحب (آیورویدک) نے انصار ممبران کے سوالات کا جواب دیا۔

تعلیمی اجلاس

زیرِ صدارت محترم ماسٹر ایس وی صدرالدین صاحب امیر جماعت پینگاڈی محترم مولوی کے عبدالسلام صاحب معلم سلسلہ پینگاڈی کی تلاوت قرآن وترجمہ کے ساتھ تعلیمی اجلاس کا آغاز ہوا۔ محترم مولوی کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کوئمبٹور، محترم ایم ابراہیم کوٹی صاحب ماتھرا، محترم ایم عبدالرحمٰن صاحب نے تقاریر کیں۔

اختتامی اجلاس

زیرِ صدارت محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصاراللہ بھارت اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ محترم نذیر احمد صاحب نے تلاوت قرآن اور محترم محمد انی مصلیا حبیب نے قصیدہ پیش کیا۔ بعدۂ امیر صاحب صوبائی، مولوی محمد عمر صاحب، محترم ناظم صاحب اعلیٰ کیرلہ نے تقریر کی۔ مقابلہ جات میں اوّل دوئم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو صدر اجلاس نے انعامات تقسیم کئے۔ محترم پروفیسر بی محمود احمد صاحب نے جائزہ اجتماع پیش کیا۔ محترم یو منصور احمد صاحب نے شکریہ احباب پیش فرمایا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(پی۔ایم کویا ناظم اعلیٰ مجلس انصاراللہ کیرلہ)

ایک یادگار سفر

چند ساعتیں خانہ کعبہ اور روضہ مبارک پر

(شاہدہ متین سجاد سویڈن)

(قسط-۳ آخری)

ڈرائیور حسین بشرالی مقررہ وقت پر آپہنچا اور یوں ہم ایک پیارے گھر کو چھوڑ کر دو ...ے حسین در کی طرف چل دیئے۔ بالکل نئی اور جدید آرائشوں سے لیس بڑی اور آرام دہ ویگن میں ہم سوار تھے۔ دوپہر ۱۲ بجے ہم نے سفر شروع کیا۔ جتنی عربی ہمیں آتی تھی شاید اس سے زیادہ ہی بول لی ہوگی۔ بشرالی ہر تھوڑی دیر کے بعد سگریٹ سلگا لیتا۔ گرمی میں اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں۔ چھوٹی بہن ذرا زیادہ ہی بزدل واقع ہوئی ہے۔ وہ سارا وقت خطرے کی گھنٹیاں بجاتی رہی کہ ڈرائیور سو رہا ہے۔ کافی دیر وہ برداشت کرتا رہا آخرکار وہ بول اُٹھا۔ کہ اتنی دوپہر میں کیوں چلے ہو۔ میں نے کہا۔ نحن احمقا، (ہم نہایت احمق ہیں) سفر کے دوران میری آنکھ بند ہونے لگی تو ڈرائیور نے فوراً ٹوکا۔ لانوم لانوم (سونا منع ہے) شہروں کی آبادیاں گزر جانے کے بعد لق ودق صحرا تھا۔ کہیں کہیں چھوٹے چھوٹے گاؤں، مقام استراحۃ، دوکانیں وغیرہ تھیں۔ یہ راستہ آبادی سے ہٹ کر تھا۔ چمکتی ہوئی سڑک پر ہماری ہی گاڑی کا راج تھا۔ آدھا راستہ طے کرنے کے بعد ڈرائیور نے گاڑی روکی۔ یہ ایک چھوٹا سا ہوٹل تھا۔ اور ہمیں بتائے بغیر اندر جا کر سو گیا۔ گاڑی کا انجن چلتا چھوڑ دیا تاکہ ہم ایئر کنڈیشن میں بیٹھے رہیں۔ سعودی عرب میں پٹرول ایک ریال فی گیلن ہے۔ ہر مقام استراحۃ پر مسجد بنائی گئی ہے۔ تقریباً گھنٹہ بھر انتظار کرنے کے دوبارہ سفر شروع ہوا۔ جوں جوں مدینہ قریب آتا جاتا درخت نظر آنے شروع ہوئے۔ کچنار اور کھجور کے درخت نظر آئے۔ مکہ سے مدینہ کا فاصلہ تقریباً ۴۰۰ کلومیٹر ہے۔ شام ۷ بجے ہم مسجد قبا کے سامنے دو نفل ادا کرنے کیلئے رکے۔ مسجد قبا اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے۔ مکہ سے مدینہ ہجرت کے وقت مدینہ سے اڑھائی میل کے فاصلہ پر آپ نے قبیلہ عوف کے پاس چند دن قیام کیا۔ یہ زمین دو یتیم لڑکوں کی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نذرانے کے طور پر پیش کرنا چاہتے تھے مگر رسول خدا کی حکمتِ عملی نے یہ گوارا نہ کیا۔ آپ نے قیمت ادا کر دی۔ یوں آپ اور صحابہ نے گارے اور پتھروں سے یہ مسجد تعمیر کی۔ رات کا وقت تھا۔ ہم نفل پڑھ کر باہر ڈرائیور کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ مسجد کے کسی کونے میں پڑا خراٹے لے رہا تھا۔ نیند پوری کر کے وہ آیا اور ہم نے پھر سفر شروع کیا۔ ڈرائیور انجان تھا۔ سارے شہر کے چکر لگاتے اور راستہ پوچھتے ہوئے ہم رات کے ۸ بجے مسجد نبوی کے عین سامنے مطلوبہ ہوٹل میں پہنچے۔ یہ دیکھ کر اوسان خطا ہو گئے کہ فنی خرابی کی وجہ سے ہمارا نام کمپیوٹر میں نہیں۔ اب کیا کریں ہم اللہ کے حضور دُعا ہی کر سکتے تھے۔ یہاں ہماری عربی کی بیساکھیاں گر پڑیں۔ ہم نے ایجنٹ سے رابطہ کیا اور ساری بپتا سنائی۔ پھر ہوٹل والوں نے ایجنٹ سے رابطہ کر کے تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ہمیں اس سے بھی عمدہ ہوٹل میں بھجوا دیا۔ یہ ہوٹل بھی مسجد نبوی سے ۲ منٹ کے فاصلہ پر تھا۔ مدینہ کی فضا نہایت ٹھنڈی اور میٹھی تھی۔ محبت کی چاشنی لئے، خلوص کے پھول نچھاور کر رہی تھی۔

یہاں اللہ کے محبوب نے پناہ لی تھی۔ یہیں آپ نے اپنی زندگی کے آخری دس سال گزارے تھے۔ یہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسمِ مبارک مدفون ہے۔ یثرب کے باسیوں نے جس وفا کا نمونہ دکھایا تاریخ اس کو رہتی دنیا تک یاد رکھے گی۔ موجودہ مسجد نبوی ترکوں کے جذبہ محبت کی عظیم یادگار ہے۔ اس کی تعمیر ۱۲۶۵ء سے ۱۲۷۷ء کے درمیان مکمل ہوئی۔ اس کے مینار اور گنبدِ خضرا ترکوں کی عظمتِ تعمیر کا پتہ دیتے ہیں۔ اس کی توسیع سعودی حکومت کا کارنامہ ہے۔ اس مسجد کے چالیس دروازے ہیں۔ صبح سات بجے سے لے کر گیارہ بجے تک عورتوں کا وقت تھا۔ ہجوم، بھیڑ، حبس، سسکیاں، دُعائیں، آہیں، عجب سماں تھا۔ میرے تصور میں یہ تھا کہ جالی کے پیچھے قبر مبارک نظر آئے گی۔ چاروں طرف ڈھونڈنے کے بعد جب کچھ بھی سمجھ نہ آئی تو سعودی پہریدار سے پوچھا۔ این قبر النبی؟ اس نے اشارہ کیا۔ درمیانوالی محراب کے پیچھے محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کُل عالَم کے بادشاہ ہیں۔ اور دائیں بائیں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ ہیں۔ مجھ پر چپ سکتہ طاری ہو گیا۔ دل کی کیفیت بیان کرنا مشکل ہے۔ تصور مجھے بہت دور لے گیا۔ یہاں آپ کا گھر تھا۔ حضرت عائشہ کے اسی حجرے میں آپ نے کئی برس گزارے تھے۔ یہیں آپؐ نے جوان بیبی عائشہ کی گود میں سر رکھے ہوئے اللھم الی الرفیق الاعلی کہتے ہوئے آخری سانس لیا تھا۔ یہیں سے آپؐ بخار کی حالت میں صحابہ کے سہارے مسجد میں نماز پڑھانے آتے تھے۔ میں آپؐ کے گھر کے سامنے کھڑی تھی جہاں میرا محبوب اپنے رفیقوں کے ساتھ سو رہا تھا۔ قریب ہی دوسرے امہات کے حجرے تھے۔ اسی مقدس سرزمین پر حضرت جبرائیل نازل ہوا کرتے تھے۔ جتنی توفیق تھی دُعا کر ڈالی۔ بائیں طرف اصحابِ صفہ کا چبوترہ تھا۔ وہ وہ جانثارانِ اسلام تھے جو دین سیکھنے کیلئے دن رات وہیں بیٹھے رہا کرتے تھے۔ اس جگہ بھی نفل پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اسی مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ اسی چھت کے نیچے آپ جبرائیل کے ساتھ قرآن کے دور کیا کرتے تھے۔ اسی سرزمین پر گھاس پھونس کے جھونپڑوں تلے خیرُ البشر اسلام کی فتوحات کے خواب دیکھا کرتے تھے۔ اسی جگہ مالِ غنیمت آتا تھا تو ڈھیر لگ جاتے تھے اور شام سے قبل رحمۃ للعالمین غرباء میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ قبر مبارک کے سامنے کچھ حصہ سبز رنگ کے قالینوں سے مختص کیا گیا ہے۔ اس کو ریاض الجنتہ کہتے ہیں۔ یعنی جنت کا باغ۔ اس کے بائیں طرف منبر نبوی ہے۔ جس پر کھڑے ہو کر حضرت بلال اذان دیا کرتے تھے۔ حضور اسی جگہ بیٹھ کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ یہیں آپؐ نے انسانیت کو غلامی سے نجات دلائی۔ وصالِ حضورؐ کے بعد حضرت بلال نے اذان دینی چھوڑ دی۔ مگر جب شام کی فتوحات کی خبر حضرت عمر کو ملی تو آپ نے بلال حبشی کو اذان دینے پر مجبور کیا۔ وہاں اذان دی گئی۔ حضرت عمر اور دوسرے صحابہ اتنا روئے کہ سنبھلنا مشکل ہو گیا۔ اور پھر ایک دن جب حضرت بلال کی وفات ہوئی تو بادشاہِ وقت حضرت عمر نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین تعلیم کی روشنی میں فرمایا۔ کہ آج مسلمانوں کا سردار گزر گیا۔ دین کے پھیلانے کا سرچشمہ مدینہ بنا۔ خیالات کہیں کے کہیں بھٹک گئے۔ ضمیر نے جھنجوڑا کہ یہ وقت تو درود شریف پڑھنے، حضور کے دائمی فیضان کیلئے اللہ کے حضور دُعا کرنے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دین کی غیرت عطا فرمائے۔ ان کے اختلافات دور فرمائے ان کو متحد کر دے۔ آمین

روضہ مبارک کی زیارت کے بعد ہم نے بازار کا رُخ کیا۔ اور اپنے عزیز و اقارب کیلئے سوغاتیں جمع کرنی شروع کر دیں۔ مدینہ کی وادی میدانی علاقہ ہے۔ مسجد کے اردگرد کا علاقہ خوبصورت ہوٹلوں اور دوکانوں پر مشتمل تھا۔ ایک آواز جو اس سکوت کو توڑ رہی تھی۔ وہ قرآن پاک کی تلاوت کی کیسٹ تھی جو کتابوں کی دوکانوں پر لگی ہوئی تھی۔ اس خوبصورت اور دل موہ لینے والی آواز سے سرور طاری ہو رہا تھا۔ مکہ اور مدینہ کی فضاؤں میں ہم نے کہیں ریڈیو یا گانے کی آواز نہیں سنی۔ مدینہ میں اردو کتابیں عام مل جاتی ہیں۔ یادگاری تصاویر خریدنے۔ قسم ہا قسم کے تحائف اُٹھایئے۔ مکہ کی طرح یہاں بھی پاکستانی ریستوران اور دنیا جہان کے پکوان نظر آئے۔ قیمت بھی وہی تھی۔ مدینہ میں مختلف پاک... لوگ زیارتیں کروانے کیلئے زائرین کو تلاش کرتے ہیں۔ ان کا روزگار کمانے کا ایک یہ بھی ذریعہ ہے۔ ایسے ہی ایک صاحب نے ہمیں بھی گھیر لیا یہ اچھی تاریخ جانتے تھے۔ اگلے دن صبح سویرے ہم مدینہ کی سیر کو نکلے۔ شاہراہ عبدالعزیز پر ہم نے اپنا سفر جاری رکھا۔ راستے میں نخلستان ہی نخلستان نظر آئے۔ سڑک کے ساتھ ساتھ ہریالی، کھجور اور دوسرے درخت دیکھنے کو ملے۔ مسجد زرہ کے پاس سے گزرے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں اسلحہ تقسیم کیا تھا فوج کی درستی کی تھی اور کچھ دیر قیام فرمایا تھا۔ یادگار کے طور پر یہاں مسجد بنا دی گئی۔ اس کے بعد ہم نے مسجد استراحۃ دیکھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب احد کے شہداء کی زیارت کو جاتے تو یہاں استراحت فرماتے۔ اب ہم مدینہ سے ۳ میل دور شمال کی جانب احد پہاڑ کے دامن میں آ گئے یہ دور تک پھیلا ہوا پہاڑی سلسلہ ہے۔ جبلِ احد صدیوں سے شان و تمکنت سے کھڑا ہے۔ احد کی وادی خونچکاں داستاں ... آہیں بھرتی ہے۔ اس وادی میں تین طرف پہاڑ ہیں۔ اور ایک طرف وہ درہ ہے جس کا نام جبلِ رماۃ ہے۔ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵۰ تیر انداز کھڑے کئے تھے۔ ہم اس چھوٹے سے ٹیلے کے اوپر چڑھے تاریخ کا یہ کربناک واقعہ یاد آ رہا تھا۔ اسی ٹیلے کو خالی پا کر بہادر جرنیل خالد بن ولید کی عقابی نظروں نے پیچھے سے حملہ کیا تھا۔ ایسی بھگدڑ مچی تھی کہ ۷۰ صحابہ کرام نے جام شہادت نوش کیا تھا۔ اسی جنگ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دانت بھی شہید ہو گئے تھے اسی عظیم جبل احد پر آپ نے پناہ لی تھی۔ یہیں ہندہ کے غلام وحشی نے عقب سے جنگ کی روایات کے خلاف شیر عرب حضرت حمزہ کو بےخبری میں شہید کر دیا تھا۔ اسی میدان میں ہندہ نے آپ کا مثلہ کیا تھا۔ آپ کا کلیجہ چبایا تاریخ کا یہ باب آج بھی خون کے آنسو رلاتا ہے۔ یہاں آ کر دل بہت اداس ہوا۔ اس ٹیلے سے کچھ فاصلے پر پتھروں سے بنائی گئی اونچی فصیلیں تھیں۔ بہت اونچا لوہے کا گرد آلود ٹوٹے ہوئے شیشوں والا دروازہ تھا۔ ان دیواروں کے پیچھے ۷۰ شہید ابدی نیند

سورہے تھے۔ ہم نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو ایک بدو بچہ تیزی سے قریب آ کر کھڑا ہوا اور سلام پڑھنا شروع کیا۔ یا عباس سلام۔ یامصعب سلام۔ یا عبداللہ سلام۔ یاحمزہ سلام۔ ہمیں کچھ سمجھ نہ آئی۔ ہم نے توجہ نہ کی۔ دراصل وہ ہماری طرف سے سلام پڑھ کر ہم سے پیسے وصول کرنا چاہتا تھا۔ پھر وہ اچانک ہی غائب ہوگیا۔ جبل احد کے دامن میں بازار لگا ہوا تھا یہاں ہر چیز شہر مدینہ سے سستی تھی۔ ان سوداگروں میں عربی اور عجمی بھی تھے جو نہایت اطمینان سے تیز دھوپ میں بغیر کسی چھتنار کے زندگی کی گاڑی کھینچ رہے تھے۔ وہاں سے اداس دل کے ساتھ واپس ہوئے جگہ جگہ نخلستان تھے۔ پھر ہم حضرت عثمانؓ کے اس کنوئیں کے کھنڈرات کے پاس آئے جو آپ نے ایک یہودی سے خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کردیا تھا۔ یہ نشان اپنی عظمتوں کی جانی بیان کررہا تھے۔ اس کے بعد ہم نے مسجد قبلتین (یعنی دوقبلوں والی) دیکھی یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران وحی کے ذریعہ خانہ کعبہ کی طرف رخ پھیرنے کی بشارت ملی۔ اس سے قبل مسلمان مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس مسجد کے قریب باغات ہی باغات تھے۔ وہاں سے آدھا کلومیٹر کے فاصلے پر پہاڑیوں پر بہت خوبصورت مصنوعی آبشار بنائی گئی ہے۔ وہاں سے ہوتے ہوئے ہمارا راہنما ہمیں شارع قبا پر مسجد قبا میں لے آیا۔ ہم مدینہ آتے وقت اس مسجد میں پہلے بھی آچکے تھے۔ دوبارہ آنا بھی بہت بڑی خوش نصیبی تھی۔ ایک دفعہ پھر ہمیں یہاں نفل پڑھنے کا موقعہ ملا۔ مسجد قبا کے قریب بئر خاتم کے نشان ہیں۔ اس مقام پر تین بڑے بڑے پتھر رکھے گئے تھے۔ یہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی گم ہوئی تھی جو حضرت عثمانؓ نے پہن رکھی تھی۔ اس تعلق سے اس کنوئیں کا نام بئر خاتم پڑ گیا۔ یہاں سے ہم جنگ خندق والے مقام پر آئے۔ اس مقام پر سات مساجد تعمیر کی گئیں۔ اس سڑک کا نام شارع خندق ہے۔ مدینہ میں چاروں خلفاء کے نام پر بنائی گئی مساجد دیکھیں۔ قدیم وقتوں میں ان خلفاء نے مہمان خانے بنا کر وقف کردیے تھے۔ ترکوں نے ان کو یادگار کے طور پر مساجد بنادیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ مکتب بھی ہیں۔ مسجد غمامہ دیکھی۔ اس جگہ عید کی نماز پڑھی جاتی تھی۔ وہاں سے ہم اس مقام پر آئے جہاں پہلا جمعہ ادا کیا گیا تھا۔ مسجد جمعہ کہلائی۔ اس کے بعد ہمارا تاریخ دان راہنما بائیں طرف ہمیں ایک احاطے میں لے گیا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام استقبال تھا جہاں قبیلہ نجار کے لوگ ہر روز انتظار کیا کرتے تھے۔ واللہ اعلم۔ پھر ہم بئر عرس پر آئے دوستون اور کھنڈرات باقی تھے۔ اس کنوئیں کا پانی کھارا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ڈالا تو پانی میٹھا ہوگیا۔ ایک نخلستان کے پاس سے گزرے جہاں حضرت سلمان فارسی ایک یہودی کے ہاں ملازم تھے۔ صحابہ کرامؓ نے ایک سو درخت لگانے کے عوض حضرت سلمانؓ کو آزادی دلائی۔ اس کے بعد ہم ایک نالے کے پاس سے گزرے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں کی مٹی منگوائی۔ اس میں لعاب لگایا۔ جس سے شفا ہوئی۔ لوگ یہاں سے مٹھی بھر بھر کر لے جاتے۔ سعودی حکومت نے شرک کے ڈر سے وہاں نالہ کھود دیا اور پانی چلا دیا۔ اب ہمیں جنت البقیع کی جالی نظر آئی جس میں سینکڑوں صحابہؓ، حضرت عثمانؓ اور ازواجِ مطہراتؓ دفن ہیں۔ آخر میں ہم نے مسجد اجابہ دیکھی۔ اب ہم شارع الملک فہد پر پہنچ گئے۔ یہیں ہماری قیام گاہ تھی۔ شام کے وقت ہمیں اس بابرکت قبرستان میں جانے کا موقعہ ملا۔ خواتین کا وقت شام سات بجے تھا جبکہ اندھیرا پھیل چکا تھا۔ ہم آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے رہے اور دعا کرتے ہوئے واپس آگئے۔

مدینہ کے لوگوں کو ہم نے بہت بااخلاق پایا۔ مہمانوں سے ادب اور احترام ان کو ورثہ میں ملا ہے۔ مکہ اور مدینہ کے لوگوں کا عام لباس ایک لمبا کرتہ ہے۔ ڈھیلا ڈھالا سفید چغہ نما کرتہ جو پاؤں تک ہوتا ہے۔ سر پر تین تکون والا سفید رومال یا پھر سرخ و سفید رومال پہنا جاتا ہے جس کو کالے چھلے کے ساتھ سر پر مضبوطی سے رکھا جاتا ہے۔ سعودی عورتیں پاؤں تک لمبا برقعہ پہنتی ہیں سکارف سے سر بہت اچھی طرح ڈھانپتی ہیں۔ میں نے مکہ یا مدینہ میں کسی سعودی عورت کے بال نہیں دیکھے۔ بعض خواتین نقاب سے چہرہ ڈھانپ لیتی ہیں۔ اس گرمی میں ہم نے خواتین کو کالے دستانے بھی پہنے ہوئے دیکھا۔ بچوں کا اسکول کا یونیفارم بھی ایک لمبا کرتہ ہے۔ سعودی خواتین گھر میں کھانا پکانا پسند نہیں کرتیں۔ عام طور پر کھانا بازار سے آتا ہے۔

مدینہ کے چپہ چپہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یادیں بکھری ہوئی تھیں۔ ۲۶ راکتوبر کو ہماری روانگی تھی۔ صبح سویرے ہم ایک مرتبہ پھر روضہ مبارک پر گئے۔ بجھے ہوئے اداس دل کے ساتھ نہ چاہتے ہوئے واپس لوٹے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد ہم جدہ کیلئے روانہ ہوگئے۔ محمد کلیم اللہ ڈرائیور مقامی نہیں تھا۔ وہ تین مرتبہ راستہ بھولا۔ بار بار ایک جگہ گاڑی روک لیتا جہاں سے گنبد خضراء نظر آرہا تھا۔ ہم شدت جذبات سے بے چین ہورہے تھے۔ بہت سی تصاویر کھینچ ڈالیں۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی سوالوں کی بوچھاڑ شروع کردی۔ یہ جان کر خوشی کی انتہا نہ رہی کہ ہم جس سڑک پر تھے وہ وہی راستہ تھا جو حضورؐ نے ہجرت کے وقت چنا تھا۔ اسی کو طریق ہجرت کہا جاتا ہے۔ ہم ایئر کنڈیشن گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے اور تاریخ دہرا رہے تھے مگر آج سے کئی صدیاں پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم چھپتے چھپاتے، دشمنوں سے جان بچاتے بغیر رکے دن رات چلتے ہوئے ۸ دن کا سفر طے کرکے مکہ سے مدینہ پہنچے۔ سڑک کے کنارے مختلف دعاؤں کے بورڈ نظر آئے۔ مدینہ کے اردگرد پہاڑوں کا سلسلہ ہے۔ مدینہ کے بعد دوسرا شہر ریم پڑتا ہے۔ صحرا، پہاڑیاں۔ کہیں پہاڑیوں کے دروں سے گاڑی گزرتی۔ کئی مقامات پر الیتیمیہ (یتیم خانے) نظر آئے۔ ٹیلے اور پتھریلی چٹانیں ہم سے دوستی کا ہاتھ بڑھاتی رہیں۔ مجھے یاد آیا اسی راہ پر آنحضور ایک پتھر کے سایہ میں سو رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک چرواہے سے دودھ لیا تھا۔ اللہ کے محبوب کو دوران سفر بکری کے دودھ کی نعمت ملی۔ مگر ہمیں پیاس محسوس ہوئی تو ٹھنڈے مشروب اور آئس کریم سے پیاس بجھائی۔ یہ نعمتیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی فیضان تھے۔ شہر اور گاؤں گذرتے رہے۔ مختصر آبادیوں کے بعد پھر تا حد نظر پتھریلے میدان آجاتے۔

سارا راستہ ان دعاؤں کے بورڈ نظر آئے۔ اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ سبحان اللہ۔ اذکر اللہ۔ محمد رسول اللہ۔ اللھم صلی علی محمد۔ توکل علی اللہ۔ الحمدللہ۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

بدر الحمنہ کے قریب باغ نظر آیا اس کا نام حررہ ہجرہ ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے دوران قیام پذیر ہوئے تھے۔ دل کی کیا حالت ہوئی مت پوچھئے۔ ہم ایک دوسرے کو تاریخ یاد دلاتے محو سفر تھے۔ اب وادی ارن کا بورڈ نظر آیا۔ دائیں طرف پہاڑی پر نہایت موٹے حروف میں لکھا ہوا تھا۔ مسکن خالد بن ولید۔ ہم نے چیخ چیخ کر ڈرائیور کو گاڑی کھڑی کرنے کو کہا۔ قف قف کا شور مچایا۔ صحرا کا سفر۔ کوئی قانون نہ تھا۔ گاڑی ۱۶۰ سے ۲۰۰ کی رفتار پر بھاگ رہی تھی۔ وارننگ لائٹ متواتر جل رہی تھی۔ وہ روک نہ سکا۔ سورج ڈھل رہا تھا۔ افسوس ہم اس جگہ تصاویر نہ اتار سکے۔ شہر المسماۃ کے قریب، نہ جانے کب کی حادثے کی نذر شدہ گاڑیاں الٹی پڑی تھیں۔ ان کو دیکھ کر ڈرائیور نے کچھ دیر کیلئے رفتار آہستہ کرلی۔ اب ہمارے سامنے وادی ستارہ تھی۔ یہاں گھاٹیاں اور نشیبی علاقہ تھا۔ کھلے صحرا میں ڈوبتا ہوا نارنجی سورج بہت حسین لگ رہا تھا۔ ہم استراحت پر رکے۔ یہ وادی گدید تھی۔ یہاں ۳۰ کے قریب انگیٹھیاں لگی ہوئی تھیں۔ بچوں کی کھیل کی جگہ بھی بنائی گئی تھی۔ چند منٹ ٹھہر کر ہم وادی الطیبہ میں داخل ہوگئے اور ۲۶ راکتوبر کا سورج سرمئی پہاڑیوں کے عقب میں ڈوب گیا۔ ہمارے دل خوشی وغم کے جذبات سے بھرے ہوئے تھے۔ ڈرائیور سے ہم نے بے شمار سوالات کر ڈالے۔ ہمارا جذبہ شوق دیکھ کر اس نے کیسٹ لگادی۔ صحرائی خاموشی کو حسین نعت نے توڑ دیا۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

ڈرائیور جھوم جھوم کر آواز ملا رہا تھا۔ اور انگلیاں اٹھا اٹھا کر ہمیں بھی ترغیب دے رہا تھا۔ چشم تصور میں ہم بھی دف بجا بجا کر مدینہ کی بنات کے ساتھ گا رہے تھے۔ ہم پر رقت طاری تھی۔ اس نے کیسٹ کو ۷-۸ دفعہ سنایا۔ یہ منظر ہم کبھی نہ بھلا سکیں گے۔ ڈرائیور کی طبیعت میں مزاح بھی بہت تھا۔ اس کا گھر جدہ کے قریب ہی تھا۔ ہاتھ میں موبائیل تھا۔ اس دوران اس نے کئی افراد کو فون کر ڈالے۔ اپنی بیگم کو بھی بلا لیا۔ خود ڈرائیور صاحب ۱۴ جماعتیں پڑھے ہوئے تھے لیکن بی بی نے اسکول کا منہ نہ دیکھا تھا۔ مسلمان اور عرب ملکوں میں عورت کا ایک یہ بھی روپ ہے۔ یہاں کی حکومت کو تعلیم کی طرف توجہ نہیں۔ ہم نے بیگمات کی تعداد پوچھی جواب ملا۔ اللہ واحد۔ زوجہ واحد۔ آج کا عام عرب تعدد ازدواج کا قائل نہیں۔ مگر کئی سلاطین کے حرم بہت سی دوشیزاؤں سے سجے ہوئے ہیں۔

رات کے آٹھ بج چکے تھے۔ ہم جدہ ایئرپورٹ المطار عسفان کے سامنے آرکے۔ ان دونوں ہمسفروں کو خدا حافظ کہتے ہوئے دل اداس تھا۔ تیزی سے چھوٹے سے ایئرپورٹ کا جائزہ لیا۔ ریستوران سے ۹۰ ریال کے ۲ عدد پیزے لئے۔ اتنا عرصہ ہم ایک کھانا ۱۰ ریال میں کھاتے چلے آئے تھے۔ میں نے گوشت والے پیزے کا آرڈر دیا تھا۔ ۳۵ منٹ کے بعد پیزا ملا۔ میرے پاس دوربین نہیں تھی کہ میں گوشت کے ٹکڑے تلاش کرپاتی۔ بہرحال خوش ہوکر کھایا۔ کچھ نہ بچایا۔ رات ۲ بجے ہماری پرواز کا وقت تھا۔ ایئرپورٹ کی دوکانوں پر چکر کاٹتے۔ ٹہلتے، گرتے پڑتے وقت گزر گیا ایک ہی دعا تھی کہ اے ارحم الراحمین یہ عمرہ قبول فرما۔ اپنے فضلوں سے ہمیں یہاں دوبارہ بھی آنے کی توفیق دے آمین۔ جہاز میں بیٹھے۔ بہ وقت پرواز ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دھرتی کو چھوڑ دیا مگر دل اسی طلسماتی ماحول میں کعبہ کے گرد طواف کررہا تھا یا پھر روضہ مبارک پر آنسو بہا رہا تھا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ دنیا کے فرمانرواؤں کو نیک ہدایت دے۔ جو اللہ کے گھر کی زیارت سے روکتے ہیں ان کو اس ظلم سے روکے اور ہمیں بار بار اپنے کعبہ کی زیارت کی توفیق دے۔

بدر میں
کاروباری اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 16 Dec 2003 Issue No : 50

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air 20 Pound or 40 U.S$
40 euro
By Sea 10 Pound or 20 U.S$

مسجد خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے اس لئے ایک سچا مسلمان مسجد سے کبھی بھی نہ تو دیگر شہریوں کے خلاف اور نہ ہی حکومت وقت کے خلاف نفرت کی آواز بلند کر سکتا ہے

جماعت احمدیہ نے اکناف عالم میں مساجد تعمیر کی ہیں جو سب اس مسجد کی طرح امن کا گہوارہ ہیں

بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف زیادہ توجہ دینا ہوگی

(مسجد بیت الفتوح (لندن) کے افتتاح کی مناسبت سے منعقدہ خصوصی تقریب میں
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب)

(پریس ڈیسک): مسجد بیت الفتوح جو جماعت احمدیہ نے لندن کے مورڈن کے علاقہ میں حال ہی میں تعمیر کی ہے کے افتتاح کی مناسبت سے ۱۱؍اکتوبر ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ ... ہال میں ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس میں ۶۰۰ سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ اس تقریب میں شامل ہونے والے ۴۴ ممالک سے بطور خاص تشریف لانے والے نمائندگان کے علاوہ ۱۷ ممالک کے ہائی کمشنرز، ڈپٹی ہائی کمشنرز، اور سفیر صاحبان، برطانیہ اور کینیڈا کے ممبران پارلیمنٹ، یورپی یونین کے ممبران پارلیمنٹ، گھانا کے ڈپٹی وزیر انرجی، لارڈ ایوبری، لبرل ڈیموکریٹ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر، لندن کے مختلف علاقوں کے میئر صاحبان نیز کرائیڈن اور ... کے میئر صاحبان بھی موجود تھے۔

اس خصوصی تقریب کے شرکاء سے سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کو جو ہمارا خالق ہے حاضر ناظر جانیں اور دلوں میں اس کی یاد کو ہمیشہ تازہ رکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ چاہتا ہے کہ ہم اس کی مخلوق کے ساتھ پیار، محبت اور حسن سلوک سے پیش آئیں۔ یہ اس تعلیم کا خلاصہ ہے جو رسول کریم ﷺ نے ہمیں دی ہے۔ ... کہ اگر یہ اسلامی تعلیم ہے تو کیسے ممکن ... سے نفرت کی آوازیں بلند ہوں۔ مسجدیں تو خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں اس لئے ایک سچا مسلمان مسجد سے کبھی بھی نہ تو دیگر شہریوں کے خلاف اور نہ ہی حکومت وقت کے خلاف نفرت کے نعرے بلند کر سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر سچے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ملکی قوانین کی پوری پابندی کرے اور جس حکومت کا وہ باشندہ ہے اس کا اطاعت گزار ہو۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:

"ایک سچا مسلمان جو اپنے دین سے واقعی خبر رکھتا ہو اس گورنمنٹ کی نسبت جس کی ظل عاطفت کے نیچے وہ امن کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے، ہمیشہ اخلاص اور اطاعت کا خیال رکھتا ہے، مذہب کا اختلاف اس کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری سے نہیں روکتا"۔

(تحفہ قیصریہ صفحہ نمبر ۲۱)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے جس پر جماعت احمدیہ عمل کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ جماعت احمدیہ کو اچھی طرح جانتے ہیں یا اس کے ساتھ ان کا رابطہ ہے وہ اس بات کی توثیق کر سکتے ہیں کہ احمدی مسلمان قانون شکنی، جرائم یا ایسے اقدام جن سے مخلوق خدا کو نقصان پہنچے ... دور رہتے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ انسانیت کی خدمت پر کمربستہ رہی ہے اور ہم افریقہ کے غریب ممالک میں بلا استثناء مذہب، انسانیت کی خدمت ہسپتالوں اور سکولوں کی صورت میں کر رہے ہیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے متبعین سے ایک عہد لیا ہوا ہے کہ اگر وہ ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ہیں تاکہ دنیا کو اسلام کے اصلی چہرے سے روشناس کروائیں اور اس کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں رواج دیں تو انہیں اس بات کا بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق وسائل کو استعمال کر کے خدا تعالیٰ کی مخلوق کی بہبودی کے لئے کام کریں۔ اس لئے ہر احمدی کو مخلوق خدا کی ہمدردی اور خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ انسان کی تخلیق کے دو مقاصد ہیں۔ اولاً انسان صرف خدائے واحد کی پرستش کرے اور دوئم یہ کہ وہ اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی سے پیش آئے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے مساجد تعمیر کی جاتی ہیں اور اسی لئے جماعت احمدیہ نے اکناف عالم میں مساجد تعمیر کی ہیں جو سب اس مسجد کی طرح امن کا گہوارہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میری دلی تمنا ہے کہ آپ جس جگہ بھی رہتے ہیں کسی بھی مذہب، نسل یا قومیت سے تعلق رکھتے ہوں اپنے اردگرد امن کا ماحول قائم کریں اور انسانیت کے دکھوں کا مداوا کریں۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو یاد رکھیں پھر ہمیں کوئی بھی اس تباہی سے نہیں بچا سکتا جس کی طرف دنیا تیزی سے جا رہی ہے۔ یقیناً یہ تباہی دوسری جنگ عظیم کی تباہی سے زیادہ ہولناک ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انسانوں کی بھلائی کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف زیادہ توجہ دینا ہوگی اور اسی کی طرف رجوع کرنا ہوگا اور اسی سے مدد حاصل کرنا ہوگی۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کے بغیر انسان اپنے مقصد کو نہیں پا سکتا۔

آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد بیان فرمایا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے، ان کی کیفیت بیان کروں"۔ (لیکچر لاہور صفحہ ۴۴)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض کما حقہٗ انجام دینے اور دنیا میں امن قائم کرنے کی توفیق بخشے۔

اس تقریب میں حاضرین میں سے مرٹن بورو کی میئر میڈم Maxine Martin، ممبر پارلیمنٹ Roger Cascle، کینیڈا کے ممبر پارلیمنٹ Jim Karygiannis، ممبر پارلیمنٹ برطانیہ Dominique Greaves، لارڈ ایوبری اور امیر جماعت احمدیہ UK مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے بھی خطاب کیا۔

❀❀❀❀❀❀

مسجد بیت الفتوح

مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد

یاد رہے کہ مسجد بیت الفتوح لندن کے علاقہ مورڈن میں لندن روڈ پر واقع ہے۔ یہ مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ مسجد بیت الفتوح کا افتتاح ۳؍اکتوبر ۲۰۰۳ء کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔

مسجد بیت الفتوح کا سنگ بنیاد حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ۱۹؍اکتوبر ۱۹۹۹ء کو رکھا تھا۔

جس جگہ مسجد بیت الفتوح تعمیر کی گئی ہے وہاں پہلے ایکسپریس ڈیری (Express Dairies) کی بلڈنگ تھی۔ اس کا کل رقبہ ۲،۵؍ ایکڑ ہے۔ ۱۹۹۶ء میں ۲،۲۳ ملین پاؤنڈ کی رقم سے یہ رقبہ خریدا گیا۔

بیت الفتوح کے گنبد کا قطر ۱۵،۵ میٹر ہے جو کہ چھت سے آٹھ میٹر اور زمین سے ۲۳ میٹر اونچا ہے۔ اس کے ایک مینار کی بلندی ۲۵،۵ میٹر ہے۔ بیت الفتوح اور ملحقہ ہالوں میں دس ہزار نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔

بیت الفتوح کمپلیکس میں دفاتر، کانفرنس روم، لائبریری اور ورزش کے لئے مخصوص ہال بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ مسجد بیت الفتوح کی خبریں دنیا بھر کے ۱۴۶؍اخبارات، نیوز ایجنسیوں، ٹی وی اور ریڈیو نے نشر کیں۔

(رپورٹ مرتبہ رشید احمد چوہدری۔ پریس سیکرٹری)

بشکریہ الفضل لندن

... شرارتوں اور فتنہ پردازوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے ... یہ دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔